تاریخِ کشتوار

ریسرچ اینڈ پبلی کیشن ڈیپارٹمنٹ سرینگر کشمیر

مختصر حالاتِ مؤلّف

پنڈت شیوجی در پنڈت مہانند جو در کے دوسرے فرزند تھے۔ گذشتہ صدی کے تقریباً نصف اوّل میں پیدا ہوئے اور کافی عمر پاکر ۱۹۲۵ء میں وفات پا گئے۔ فارسی اور اُردو زبان کے ماہر تھے۔ پیشہ سرکاری ملازمت تھا۔ ملازمت کے آخری دَور میں علاقہ کشتوار میں افسرِ مال اور وزیرِ وزارت وغیرہ عہدہ پر فائز رہے۔ معلوم ہوتا ہے علاقہ کشتوار سے اُن کو خاص دلچسپی پیدا ہو گئی تھی اور اُن کی اِس دلچسپی کے باعث کشتوار کی یہ دلچسپ تاریخ وجود میں آئی ہے۔ جو اُس مشہور علاقہ کی پہلی اور باقاعدہ سیاسی تاریخ ہے اور علاوہ ازیں وہاں کے دلچسپ سماجی حالات پر کافی روشنی ڈالتی ہے لیکن جیسا کہ آخر میں کتاب کے اچانک ختم ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچی ہے۔ اِس تاریخ کے دیگر معلوم شُدہ نسخوں میں بھی یہی حالت پائی جاتی ہے۔ قیاس غالب ہے کہ مؤلّف نے تالیف ہٰذا کے دَوران میں ہی وفات پائی ہے۔

پنڈت شیوجی در کی تاریخ کشتوار سے بعد کے محقّقین، مثلاً حشمت اللہ خاں لکھنوی اور پادری ہچی سن وغیرہ نے کافی اِستفادہ حاصِل کیا ہے۔

صحیح است

[illegible] تعداد صفحه 13

محمد [illegible]

تاریخِ کشتوار

مؤلفہ پنڈت شیوجی در

تالیف : ۱۸۸۱ء

سنہ ۱۹۶۲ء

محکمہ تحقیق و اشاعت جموں و کشمیر، سرینگر

طابع و ناشر : ڈائرکٹر آف آرکائیوز ریسرچ اینڈ پبلی کیشن
جموں و کشمیر گورنمنٹ ، سرینگر

مطبع : کوہ نور پریس ، لال کنواں ، دہلی

قیمت : دو روپے آٹھ آنے

پیش لفظ

کشتواڑ، ریاست جموں و کشمیر کا ایک اہم حصہ ہے۔ حکومت اِس دور افتادہ علاقے کی خوش حالی اور ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اُمید واثق ہے کہ ماضی کی طرح اس علاقے کا مستقبل بھی روشن ہو گا۔

محکمہ تحقیق و اشاعت نے محسوس کیا ہے کہ اس اُبھرتے ہوئے خطہ کی تاریخ سے باقی ہم وطنوں کو روشناس کرایا جائے۔ اگرچہ کشمیر سے متعلق متعدد کتابیں موجود ہیں، مگر کشتواڑ کے بارے میں معلومات حاصل نہیں۔ تاہم اس سلسلہ میں موجودہ مسودہ ایک اہم یادداشت ہے، جو شائع کیا جا رہا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ کشتواڑ سے متعلق مزید مواد حاصل کر کے شائع کیا جائے۔

کشتواڑ کا تاریخی نام سامرتھ گڑھ تھا۔ جہاں پانڈوؤں نے آبادی کی بنیاد رکھی۔ بعد میں کشمیر کے دو خاندان راتھر اور گنائی یہاں آ بسے اور اپنا تسلط قائم کیا۔ لداخ کے ایک شہزادے نے بھی کچھ عرصہ اس علاقے کو اپنا مسکن بنایا تھا۔ تاریخی لحاظ سے کشتواڑ کے ایک راجہ کاہن پال کی حکومت کا تعین پانچویں صدی عیسوی میں کیا جا سکتا ہے۔ تیرھویں صدی عیسوی میں کشمیر کے حکمران، کشتواڑ پر قابض ہو گئے۔ مگر یہ سلسلہ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکا۔

چک سلطانوں کے عہد میں راجہ بہادر سنگھ نے حکومتِ کشمیر کی اطاعت قبول کی، اور اپنی ہمشیرہ شنکر دیوی کی شادی، شہزادہ یعقوب سے کرا دی اور اس طرح کشتواڑ اور کشمیر کے حکمرانوں میں خویش بندی کا ایک سلسلہ جاری ہو گیا۔

مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے میں جب کبھی کشمیر کے حکمران کو پناہ کے لئے بھاگنا پڑا تو وہ

کشتواڑ گئے

سولہوی صدی عیسوی میں جب اکبر اعظم نے کشمیر پر اپنا تسلّط قائم کیا تو یعقوب شاہ چک نے کشتواڑ میں قیام کیا اور کئی بار مغل سپاہ پر یلغار کی اور ان کا قافیہ تنگ کر دیا۔ شومئے قسمت سے وہ اپنا تخت حاصل نہ کر سکا اور غم و الم میں جان دے دی۔ سلطان کی بیوہ **شنکر دیوی** نے یادگار کے طور پر کشتواڑ میں ایک نہر برائے آبپاشی تعمیر کرائی جس کا نام **شنکر موجی کی نہر** کے نام سے مشہور ہے۔

کشتوار کے لوگوں نے یہ طے کر رکھا تھا کہ مغلوں کو کشمیر میں چین سے نہ رہنے دیں گے چنانچہ عرصہ تک اُن کا معمول رہا کہ مغل افواج پر حملے کرتے رہے۔ انہوں نے اس طرح کئی بار مغل سپاہ کو شکست دی آخر شہنشاہ جہانگیر نے تنگ آکر، ایک بھاری فوج کشتواڑ کو مغلوب کرنے کے لئے روانہ کی، اور اس طرح مغلوں نے کئی ماہ تک کشتواڑ میں قتل و غارت کا بازار گرم رکھا اور اس علاقے کو تاراج کر دیا۔ باالآخر کشتواڑ کے راجہ نے شہنشاہ شاہجہاں کی اطاعت اختیار کر لی اور باج گذار اور مطیع راجاؤں کا سلسلہ راجہ محمد **تیغ سنگھ** تک جاری رہا جو ۱۸۲۰ء میں وفات پا گئے۔

جب مہاراجہ **رنجیت سنگھ** والی پنجاب نے جموں کی حکومت **راجہ گلاب سنگھ** کو عطا کی تو اس نے راجہ کشتواڑ کے وزیر، **لکھپت** سے سازباز کر کے ڈوڈہ پر قبضہ کر لیا، اور آخر کشتواڑ پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح سے یہ علاقہ ریاست کا ایک حصّہ بن گیا ہے۔

فدا محمد حسنین

۱۸/۴/۶۲ء

سُپاس بیقیاس مرصانعی را رداست که دیبیائ دنیای دوّار به رای زیبا برای رایان نامدار آراست و بسیط غبرا سنرای لبسط بساط نشاط شاہان کامگار پیراست فُلک فلک در بحر روزگار سیّار کرد و سیّاره در جوف آں پدیدار یا نخلای انوار مبرّا بنصار المعۂ ضیا داد و قمر را ذرّہ قمرا عقل اوُلی از حکمت اعلیٰ بکمال رسانید و ہیولیٰ بکمال قوس قیاس برآماج اخبارش زہدار نیست و یارۂ حواس در ادوار اطوارش رہدار نہ

کرد از لفظ کُن جہاں پیدا — عقل در قدرتش شده شیدا

کَی چو من بے خرد زِراہِ گمُاں — یابد اندر صِفاتِ او پایاں

انسب آنکه من کل وُجُوه بدرگاه بی نیاز رُدی نیاز آرم و حرفی چند در توصیف خداوند دولت پیوند بزنگارم اعنی گیہان بندہ پرور ❊ دارای دادگُستر ❊ شاہ جہاں مباہ دوراں ❊ زیب اورنگ جہانگیری ❊ متمکن مسند دلپذیری ❊ عالمگیر بخت بلند ❊ شہنشاہ فیروزمند ❊ ابر سمای سخاوت ❊ ببر صحرای شجاعت ❊ اکبر ترین سلاطین بافرو منسک ❊ سری مہاراجہ رنبیر سنگ ❊ که از سہمس مریخ لبقوس چلّہ نشین است ❊ واز تابش آفتاب عرق بر جبین ❊ بدر بدر بارش مانند ہلال سرخم ❊ زہرہ از ترنّم حسن اذکارش در نغم ❊ ذنب برامرش راس نہادہ ❊ عطارد یک قلم خطِ بندگی

درداده ؛ سہا از نورش ساطع ؛ نسر طایر در امورش واقع ؛ برجیس در جنابش مشتری خدمت ؛ زحل دُہل نواز باب الدولت **نظم**

هست از فضل کردگار معین | بندۂ حکمش آسمان وزمین
جان دنیا زبذل او خرم | نام کسریٰ زعدل او برہم
داد پشمینیان ربوده زیاد | درجهان داد معدلت درداد

برضمیر منیر اربیان زمان وخاطر خطیر لبیبان دوران پنہان نماند ؛ کہ چون من راجی مسمّی بہ پنڈت **شیوجی** دربن **مہانند پنڈت** دربن **گنش پنڈت** درسکنۂ خطۂ کشمیر جنت نظیر از حضور سرکار گردون اقتدار درسال سمت ۱۹۳۸ سنہ بکرمی بخطاب وزیری برحکمرانی ملک **کشتوار وبھدرواه** مقرر ومفتخر شدم فرمان واجب الاذعان درباب ترتیب تاریخ اینـدیار عز اصدار یافت برطبق آن از معمّران این سواد ومخبران این بلاد استفسار کوائف حاکمان سلف درایان خلف نمودم ازانجاکہ از اسناد سابق مانند بی نشان نام ونشانی نداشتند بتمادی ازمنہ بر دلائل السنہ تفاوت بسیار ومسافت بے شمار افتاد **نظم**

شنیدم چو احوال این سرزمین | یقینم بخوبی نشد دل نشین
ورق چیدم از قیل وقال چنان | ہوس راهی ره نلادم بدان
تنقیب چو راندم بر اصل سخن | بدہمت افراشتم درزمن
پی فکر تاریخ روز وشبان | نکردم بیک لحظہ آرام جان
دل از شغل دیگر بہ پرداختم | تمنای این کار در ساختم
دمادم بہ ترتیب ایند استان | رسالہ بر آراشتم بیگمان

زهر مصرعی حرف گیرای علیم
کنی فہم نامم زرای سلیم

ازفضلای زمن وعقلای پرفن رجا رواثق وامید صادق آنست که بادراک صحت حقیقت لب طعن بنا خود سقم نقص ملوث نسازند بل دست اصلاح که سبیل فلاح است برنقص اشخاص الفاظِ معلول طبیبانه ومشفقانه نهند هرگونه علتی وهرنوع ذلتی درانداماشان دریابند ازمحض کرم ولطفِ اعم معالجه سازند۔

دربیانِ احوالِ ملک کشتوار

ملک ہذا در وسط جبال گردوں مثال پدیدار است ومناہج اطراف و مسالک اکناف ایندیار بغایت صعب ودشوار درّہ ہای اربع درمیان جبال ارفع بوجود آمده اند درضمن آن مفاصلۂ دورزمینی اوسع آشکار است که دران کافۂ انام وجماعۂ عوام قیام میدارند آب چشمۂ بسیار کمتر وآبِ برفانی اکثر میباشد مردمان را ازان آب قلیل درموسمِ زراعت وموقع یبوست نفع کثیر میرسد آنکه بعد فاصلۂ ممتد ارتفاع جبال محاذی دہات است آن فاصله راپرگنه مینامند سرحد این صوبه ازسرحدِ جنوب کشمیر بفاصله چہار فرسخ مابین کوه برفانی حائل است بعضی تعلقاتِ این ملک بشرق ملحق کشمیر اند ودر پرگنات رعایا وبرایا باختلاف زبان ایتلاف می دارند ومنقسم بر نهه پرگنه است۔ دہات درہر پرگنه قرار ذیل مقرر اند که این وقت راقم توضیح می سازد۔

دربیانِ تشریحِ پرگنات و دہات ملحقۂ آن

پرگنۂ خاص کشتوار - ۹ قریه

مندل ۵ قریه ۴ قریه

خاص مندل متا پوچھال پلمار ڈول تریگام
پچھلی لہجہ گوپا پچھلی لہجہ غفار ٹیدارہ کوٹ

پرگنۂ ناگ سینی ۱۴ قریہ

کوارتچی باگنہ چیندنہ بہاتن ڈمجی دچھلا
چینکنانا بہاٹاگلہار پیاس بہاٹاسمنا آجنہ جھجہ
سنزار چرجی

پرگنۂ پادر ۳۰ قریہ

افانی اٹھولی اشداری اونگائی بٹواس تُونا
تہاری پنڈیل جاڑ چک پلالی چٹوہ
چُشوتی سُول کدیل گنڈُل گلاب گڈ لای
لڈہر لبونڈی ٹوسین موٹہل مٹی مُسو
لِگری مچیل ہموری ہانگو گڈ کبن

پرگنۂ جکار ۵۱ قریہ

پتۂ پدم ۱۰ قریہ پدم خاص شلیاہ ابرک کیشتر
پلیہ ٹنگ اُوپتی سلاپی گیوک نیروکھ رُگرگ
پتۂ لُوتک ۱۰ قریہ رُرو اِیچر چاہ شِنون
شادی تِی تاہ جگیرنٹو کمرگیاہ
پتۂ کرشاہ ۸ قریہ کرشاہ خاص کوتخپت ریچنگ لگمی

گہسر تیجاہ تونگرین ٹانگہن
پتہ سینی ۸ قریہ تونگدیہہ کومی سینی خاص اتینگی
پتہ لوتہہ ۷ قریہ زنتتکہ شاہ فی ریملا کی گام
ہمہ لنگ اپرن ہک شو
پتہ جنگلاہ ۸ قریہ جنگلاہ خاص پن موہ چھجر لپسو
پتہ رنبیر سنگھ پور ۸ قریہ رنبیر سنگھ پور پرتاب سنگھ پور رام سنگھ پور امر سنگھ پور
شب پور جکب چک کرپال چک آنند چک

پرگنہ مرلوہ داروں ۲۱ قریہ

ایردو تیلر چنجر دہرنہ دارائی رنہ نی
پٹھہ گام قدرنہ نوچی نوگام آردن انشن
آفتی بسمنہ برانن چویدرمن رکنواس سوگہہ تی
مرگی گومری موزنکلی

پرگنہ وچہن ۶ قریہ جنک پور جہجہ سوندر لوہرنہ
لوپارہ ہنزل

پرگنہ اوڈیل ۹ قریہ ایندروال ٹاگود کوچہال چین گام
دربیل چہاترو دہنتھل سگدی مولہ چہتر

پرگنہ کونتوارہ ۲۳ قریہ
تعلقہ ٹھاکرائتی ۸ قریہ فلر پکالن دہریدان سرگاڑ
نار سرالوہ ہوڈنہ دہار
تعلقہ کونتوارہ ۱۵ قریہ کوٹوال اکرہرنک انجول اویلی

ٹھکوٹ ہدار برنشلہ شانڈی ہلور مالی
سنکنہ بنڈپرہ ناک بھوٹنہ پرشمولہ لوٹنر

پرگنہ سرور شرتہل ۲۶ قریہ

تعلقۂ سرور جوشانا بدات سَکنا بوگرانہ
بڈوتی ڈوگا گھوری لاس چلاسو کلپھاندا
مندر بنجو کوارتھرہ کوکرداس ٹٹانا گوندری
گدڑ دہار شِروتی

تعلقۂ شرتہل ۷ قریہ چنڈالی پوڑا گہان کردل
لاوہ دراب جنواس -

درزمان ماضی اطراف دیگر ہم شامل این ملک بودہ اندکہ دراین عصر ازرُوی ادوار زمان نخروج المہ تذکرۂ آن درج کتاب خواہد شُد۔ ازپرگنات متذکرۂ بالا سہ پرگنہ ازریاست غیر باحدود اینجا ملحق شدہ اند یا ڈر از ریاست چنبہ حیسکار از نیت مرو آرون ازکشمیر۔ درین سرزمین پیش ازعہدحکّام سلف جابجا راٹھہ یعنی رایانِ صغیر لوای حکومت می افراشتند و مطاوعت باہمی نمی کردند یسکان اینجا قوم ٹھکر اکثر و قوم برہمن و میگ اقل بودہ اند۔ درین عہد ہم قوم ٹھکر بکثرت است بلکہ ازعدل و احسان سرکار ذوی الاقتدار بہ نسبت عہود سابق اقوام مثبتۂ ذیل مسلمان ، مہاجن ، بہوت درامن و اماں دارند زیب لباس وجامۂ مختلف طور می گذارند بیشتر قواعد خرید و فروخت بر دُکان وگرو داشتن آدمان بحدِاتم و درجۂ معظم مروّج بودہ درزمان حال بحکم شہنشاہ فرخندہ تمثال عادات تظلم تمام وکمال منسوخ شدہ اند۔ ازمتعجبات این ملک درپرگنۂ دچھہ میان نالۂ ناتھہ نی جائی است بالای کوہ کہ آن را ترسندیا می نامند۔ دروسط روز آب ازبالای

جاری شده با بحر ناتهه نی ملحق می شود بعد الحاق آن از حد پائین تا حد منبع آب خشک شده می رود بدینگونه درمیان روز سه کرت گاهی خشک وگاهی جاری می باشد اہلِ ہنود آن را مکانِ متبرکہ می شمارند در پرگنهٔ پادر تته وانی نام چشمهٔ الیست آب آن در صیف و شتا لبغایت گرم می باشد مردمان خاکی از دست اندازی آن مثل آتش احتراز می سازند حیاض دیگر قرب دجوار آن بنا کرده آن جوی وچشمه بطرف آن کشیده اند تاکه از آن راه آب در حوض ها میرسد بعد پُر شدنِ حوض آب جو بند می سازند چون آب قدری خنک شود پس مردمان مریض که در قصور ریاح مبتلا می باشند بفرط گرم خونی در آن غسل می کنند تاثیر آن آبِ آتش کدورت نشان نشاینده خاک وجود از زیاد آفات می رہاند ہم چنین در پرگنهٔ مرلوه بمقام رنه نی چشمه الیست تته وانی نام مثال چشمهٔ پادر گرم ندارد در آن سقیمان غسل کردن می توانند و شفا یاب می شوند در پرگنهٔ ناگ سینی واقع موضع بهانن چشمه الیست گمانی ناگ نام مردمان ناگ سینی بیگمان آن را جای متبرکہ می دانند پرستش آن می سازند ہر گاہ روزی بحسب تقدیر امساک باران باشد یا کثرت باران می شود تا ہر یکی در آن جا رفته قربان جرغاله بنام آن چشمه می سازند ببرکت آن مراد آن ها میسر می شود نیز طریقهٔ سکنای ناگ سینی این است روزیکه زن حامله میزاید فی الفور بر آب سر در رفته معهٔ طفل غسل میکند ببرکت گمانی ناگ اورا ہیچ آفت نمی رسد بر کنار چشمهٔ مذکور سنگی است دران سوراخی بساوی یک روپیه ڈبل دار دعمق آن قریب چهار انگشت است در سال یک روز مخلوق آن پرگنه فی خانه یک یک بزغاله برای نیازی آرند بران سوراخ ذبح می کنند باوصف ذبح چندین تعدادی یک صد شاخ آن رخنه از خون پُر نمی شود در پرگنهٔ سرور در موضع ططانا چشمهٔ الیست بالای دو بفاصلهٔ یک میل اگر احیاناً باران رحمت اطفال نبات را خشک لب می گذارد تا مزارعان آنجا بران چشمه رفته یکی از انها در طرف

آب آن خانی می آرد فی الفور ہزاران ہزار افواج گنجسکان بعزم تخریب و تعذیب و پنجہ زنے او گرد می شوند دیگر کسان ہمراہی حفاظتش می دارند با مداد شان از آفت گنجسک محفوظ می مانند عقیدۂ مردمان انجا این است کہ اگر از نیقدر فوج یکی بر تنش پنجہ زند دست بدست مرغ وجودش بعالم ارواح خواہد پرید اکثری نسواں این وسعت آباد در فن ساحری بہرہ وافی و مہارت کافی می دارند آن ہاراڈین یعنی گفتار بزبان کشتواری گچھری می نامند بزور وظایف کہ نہایت نحس و نجس انداز بدکاری خطری برابدان شان مُستولی نمی باشد چہ انسان و چہ حیوان را بجذبۂ نظر دل یا جگر کشیدہ می برند معلول بے چارہ بصعوبت تمام و عقوبت مالا کلام یک دو روز بسر بُردہ آخر الامر وفات می یابد بعضی ہا را در اغذیہ و اشربہ دوای افسون خواندہ می رسانند کہ از اکل و شرب آن مثل مفلوج مبتلا می شوند ہیچ علاجی مؤثرش نمی شود پس افسون خوانان این جا تہالی ہانواختہ فسونی می خوانند کہ آن را بارمینا منند بجذیب آن شخص بیمار در طرفۃ العین رقص برپا می سازد ہمیں منوال تا مدت ہفت روز شعبدۂ عجیب از پردۂ بطون بمنصۂ شہود می آرند بعد انقضای مدت معہود بیمار پُر آزار از آلام رہائی می یابد راقم بچشم خود معاینہ این حال کردہ است اقسام شکار از قسم جانوران چرندہ و پرندہ و درندہ متکاثرہ و متوافرہ اند چنانچہ بعضی از ان درین رسالہ درج کردہ شد۔

اقسامِ جانورانِ درندہ

خرس شیر بُوزینہ

اقسامِ جانوران چرندہ

کرتہہ پیچر کیل گوزن خوک آہو

گوند

اقسامِ جانورانِ پرندہ

خروس جنگلی کبک نیل باگر چاپن تیتر یعنی تہو
باز جرعہ شاہین باشہ

گوسفندان این کشور بہ نسبت املاک دیگر بسیار عمدہ و بہتر اند کہ از روی سربلندی باحمل کلہ زنی می کنند و از شاخ و شانۂ خود رزم رستم بہ پشم ہم نمی شمرند حقا کہ در مقابلۂ شان از فرط ندم اشکبوس با اشک بوس می ساخت وطوس چون فلاطوسی خود را می شناخت آنکہ مُونیہ شان معائنہ کنند از شادی در پوست نگنجد اگرچہ گوزن در برابر شان شاخہا می نماید لیکن از عین آہو خیالش سرسری می دانند بلکہ حیوان جنگلی می انگارند۔

در بیان کیفیت شہر کشتواڑ

شہر کشتواڑ در کشتوار جہان جائی است مسطح و آراستہ ایزد متعال از زای سنگین پیرامون آن جدار جبال پیراستہ فسحت آباد این شہر بفاصلۂ یک فرسخ طویل و دو عرض دارد شرقاً کوہ کوشکن برن و ناگیشرن ولڈن وڈول دہار غرباً دریای چناب وکوہ منڈل مار جنوباً شمالاً دریای چناب باں پیوستہ است در سطح متذکرۂ بالا آبادی شہر و چند قریہ دارد کہ آن را منڈل می نامند

اسامی دہات منڈل

شہر خاص ہڑیال زیورہ گلید ہولر پوہی
اوسر سنگرام باتہہ پوچھال ہٹہ متا بیڑہ

بیگانہ مکان تُنڈ۔ در امکنۂ صدر مردمان بہ تشریح اقوام ذیل سکونت می ورزند۔

قوم ٹھکر

پڈیار خواجہ رُوتر شان چندیل مُبتیال
گنائی گوسائی۔

قوم برہمنان

در شہر متا
پوچھال خانہ پچھلی لہجہ خانہ
خانہ

قوم مُسلمان

شہر خاص متا پچھلی لہجہ

قوم مہاجن

شہر متا

قوم میگان

شہر متا

اراضی منڈل تمام خشکی است فصل موقوف بر باران است۔

اجناس حسب مندرجہ ذیل پیدا وار می باشند۔

دربیان اقسام اجناس

مشک مونگ عدس جو گندم ماش سیاہ
ترنبہ ارزن گال مکائی شالی

دیگر شالی صرف در نالۂ شالمار و چیرچار پیداوار می باشد۔ زعفران در دہات ذیل ممکن است۔

پوچھال متا اُوسر

تقلیل آب درین قطعہ زمین بحدی است دہ یدہ چشمہ ہای صغیر کہ ہمگی مکتفی خورد و نوش باشندگان میتوانند شد موجود اند آن در زیل مذکور ست اوّل گو دراجہ ناگ کہ از دامن کوہ کونگن برن می بر آید نہر از آن چشمہ در شہر جاری است باولی ہا در وسط شہر جا بجا مقرر اند از آب خوش گوارش پیوستہ مملوی باشند شہریان بدان گذران اوقات خود می سازند مگر آبے نہایت لطیف و غریب است۔

دوم در مکان ہودری

کہ ناش مشتہر بہ آب ہودری است متوطنان محلۂ چالت و ترک سینی و تُند از آن چشمۂ آب می برند

سوم چشمۂ ہمار ناگ

واقع موضع ہڈیال باشندگان آن جا چہ صحیح وجہ بسیار از آن مستفیض اند

چهارم تیل موچھی

کہ چراغ وجود متمکنان آن نواحی را مثل تیل روشن نما و صفائی بخش دارد۔

پنجم چشمہ راچھی

در اراضی ہیٹھ۔

ششم کُندالی

مابین موضع بوچہال۔

ہفتم آب مرپن یار

کہ فایدہ بی مردان است از کوہ لڈنہ مکان چیرہ مال می آید ساکنان پُوہی دکلید داُوسر ازان آب بہرہ وری باشند در موضع ہُولکر زیر کوہ ڈول دہار قدری تراوش است درمیان چیرہ ہار ڈامرناگ قریب یک آسیا آب جاری است طواحن ہم درآن جا نصب کردہ اند در سنگرام ناتھ اُبی می برآید لیکن آب برفانی است ہمگی سہ چہار ماہ می ماند در نفس منڈل میدانی مسطح چوگان نام خیلی سبز و شاداب و رطب و سیراب از صنائع کردگار بروی کار آمدہ است کہ از نسایم معطر و شمایم معنبر گوی از بہشت برین در ربودہ سبز بختان جہان دمیدم بر ہوای مروحش ستودہ گرداگرد آن درختان چنار از اعتدال ہوا بہ نہجی روئیدہ اند کہ از سر بلندی بر شجرۂ طوبی دست افشانی می سازند طرف جنوبی آستانہ شاہ اسرار صاحب و طرف شمالی سنگرام ناتھ شرقی موضع کلید غربی موضع ممتا دارد تالاب ہا بجوانب آن بنا شدہ اند

آب بارانی در آن اجتماع می یابد مال و مواشی سکان منڈل ازان آب می زنند
علی الخصوص تالاب سرکوٹ کہ فراخ تر دارد سال تمام از آب مالامال می باشد
سکنای سرکوٹ و متا از ہمان آب حلقوم خود مرطوب ہیسازند مردمان منڈل تمام و
کمال زبان کشمیری می کنند لباس بہ اطوار مختلف می پوشند لیس مردان مثل مردمان ڈوگر
و کوشش زنان جامہ طریزہ دار آن را کاہی می نامند کلاہ سر تا طرف دوش پرچمی می باشد
بہ زوجی موسوم است ایزار تنگ از دیبای سوسے معروف بہ سوتھن مردمان این
ملک در رواج خود ایام کلان مقرر نمودہ بہ جاترہ و تہارہ نامزد کردہ اند۔

تشریح جاترہ

جاترہ ابتدائی بہادرون الی اشوج از قدیم الایام مقرر است -اول روز
چتر دستی در مکان تہھٹہ ^وقت شام نقالان^ کہ انجا زیارت متبرکۂ دیوی اتہاران لوجی است می رفتہ
دست بدست پای کوبی ہیسازند مہہٹہ والہ آن روز ارداوہ رجو بابت آذوقہ بانہا می دہند
از انجا معاودت کردہ در آستانۂ شاہ اسرار رسوم رقص وغیرہ بجا آوردہ یک روپیہ
نوی از مجاوران آستانہ می گیرند۔ روز پورنمی در محلۂ ہیرہ کنی کہ قوی از راٹھان مزمعہ
مشتہر است بعد نصف النہار یک دو ساعت راقص می شوند باز تا ہنگامِ عصر درمیانِ
شوق پیش رُدی مندر سری نیلہ کنٹھ جی آدای خوش و شیرین از گلو کشیدہ بہر گونہ
گرم بازاری نمودہ سوق خود را زیب و زینت می دہند۔ روز دوم بدین نمط بساط نشاط
بسیط می سازند۔ روز سوم جاترہ کٹک جاتر نام می باشد آن روز ہنگام عصر
عوام الناس در بیابان چوگان معہ گوسفندان جنگ آزمای رفتہ بکمال اشتیاق باہم دیگر
کلہ زنی می کنانند و نقالان در وسط چوگان متصل سنگ ستی گنڈ کہ در انجا ایستادہ
است بشکل فیل از حرفت کاری خود بنا نمودہ بجای دلوار و نزد اہالیان کشتوار کہ بلباس

رنگین و پاکیزہ در انجا محفل آراستہ می باشند حاضری دادہ بصوب قلعہ کشتوار
بلحاظ بود و باش دار الشرف راجگان سلف برای سلامی رو می نہند پس ازان پیش حاکم وقت
چہرہ پرداز شواہد فواعد خویش می شوند روز شنشٹھی۔

در موضع ہٹ تمامی مخلوق زن و مرد پارچہ جات گوناگون و زیورات بوقلمون
در بر کردہ آراستگی محافل فردوس مشاکل می سازند نقالان در تمام شب از شیون لطیف
و فنون غریبہ معاشران وقت را یاد جشن نوروزی می دہند این را زمرائی نام نہادہ اند روز
متبرکہ می دانند باکول و مشروب نقالان از خانہ دہ باشان مقرر است پس ازان روز
اشٹمی وایکادشی در بازار متصل مندر نیلہ کنٹھ جی از قوص بی پایان آسمان را
بہ چرخ می آرند یک روپیہ از سرکار در آن روز عطا می شود در ماہ اشوج در زیارت
شاہ آفریدون کہ از فوادش فواید رموز ہر عابد عاید اند و قوی تقوی در ہر زاہد زاید یک مرتبہ
شبان روز ارغنون را ساز دادہ نقل غم زدا از پردہ اخفا نمایان ساختہ بالحان داودی
مورث تفرج ہر بزرگ و کوچک می باشند تفنن آن شب از مجاوران آستانہ می یابند
طریقہ اہل کشتوار این است کہ اعلیٰ و ادنیٰ دیگ ہوس بجوش آوردہ اقسام اغذیہ و انواع
اطعمہ را با حسن ترین وجہی طبخ دادہ مستفید لذات نفسانی می شوند و ہم انتا و درونی تا نہایی
گونہ گونہ پر تا دہ ریختہ با روغن و شیر و عسل آمیختہ از تناول آن لب و دہن را طراوتی تازہ
نضارتی بی اندازہ می بخشند و آن را ستر دُرہی و منڈو می خوانند تہارہا در ماہ پھاگن
نُہہ یوم مقرر اند اول سدہان تہار دوم سدہان کلان تہار سوم ساتن
چہارم کاکل پنجم دوکاکل ششم ترہ کاکل روز شیوراتری ہفتم نکاس
ہشتم دونکاس نہم ترہ نکاس روز کاکل اول مردان علی الصباح مانند ابر
بجانب دریا شتافتہ و سواد وجود خاکی را از بیاض آب بر باد دادہ و چون نار یارُوی
فروزان بدل گرمی تمام مراجعت بخانہ در ساختہ و تن را از اثواب ملون پرداختہ

جانب بیوت اخوان با سر و سامان روان شده آش و نان نوش جان می سازند روز **کاکل دوم** ثمرهٔ کِم یعنی تُرنج اول در قلعه یا عتبار اماکن فرمان روایان ماضی به طریق نذر می برند عوض آن از تهاندار قلعه باخذ نبات و مصری شیرین کام شده پس به آئین مذکور ده بدیی نزد حاکم وقت حاضر آمده شرط و شروط خود بجا می آرند و عورات ابتدائی کاکل اول الی نکاسۂ اول پای اقامت در خانه قائم داشته از ممرِ عقیدهٔ آبا و اجداد رهگرائی آب هم نمی باشند روز نکاسۂ اوّل از خانه احتراز نموده معه کِم بکمال احتراز بر آب رفته در مغل تن را شُست و شُو داده پوجای ترنج بدستور سابق ادا نموده قدم ارادت طرف خانه میگذارند روز نکاسہ دوم در دار اقربا و اشرفای خویش بارخت خوش نما و حلیهٔ دل کشا جاده پیما گشته بر مایدهٔ شان از نعمتهای جانفزای و شربتهای فرحت پیرای محظوظ و مستفیض می گردند روز نکاس سوم هر تنی هنگام طلوع نیر اعظم کیل چوبین از پشک گوسفندان پُر ساخته و یک ترنج بالای آن گذاشته و گرد کیل شاخ انگور و اکثر درختان مثمر پیچیده و از عین شوق گلهای نرگس نصب کرده در طرفة العین بر مزرع خود می برند در آن جا بذریعهٔ کلند زمین کاوید دهوپ وغیره می سوزند آن پشک معه شاخها مدفون می سازند و هر چه از انواع خوردنی در خانه آماده شده باشد از آن جمله ظرفی کلان مع سالن هر قسم آراسته و پیراسته در آن جا به معصومین و اطفال تقسیم کرده می دهند این را **بهوم جهوائی** می گویند و فال نیک می شمرند وقت شام از راه غرفهٔ بام لوله هائے شالی و چوب و چراغ شعله ور کرده بیرون می کشند و بدین مقال رطب اللسان می باشند که امروز دیو[1] بر آید۔

دربیان احوال پوشش و طریقهٔ ایّام کلاں پرگنات

پرگنهٔ ناگسینی و پادر

[1] بزبان کشتوار دیو درای دیو درای گولن گِدطیار گای

لباس مردان ان کرک پتو تا سرین دپوشمش زنان صرف چادر ریشمی لستگی آن از سوزن های آهنی وبرنجی که مساوی یک انگشت بطول وحجم می باشد جیب وراست بر کتفتین می کنند در ایام متبرکه به کوڈ موسوم اند مردمان دہات صغیر وکبیر بجای معہود فراہم شده وجشنی برپا ساخته عورات را یک سو گذاشته وخود بکمال اشتیاق چوں چرخِ مدوّر برقص می آیند۔

احوال پرگنۂ سُرور

لُبس مخلوق آن سرزمین مانند پرگنۂ پاڈر بر خلاف شان عروۂ سیاه پشمی برمیان می بندند در تہار کوڈ مطابق رقیمۂ بالا اجتماع یافته زن ومرد جُداگانه حلقه لبسته حلق خوش نوا کشاده از لحاظ اولوالابصار چشم پوشیده در رقص گرد باد را پر کاہی می شمارند۔

پرگنۂ دچھن

زیب جامۂ ذکور مطابق کشتوار وقواعد اناس بر مثال کشمیریاں یا لای کرتہه چادری پتو عوضی کمربند می بندند۔

پرگنۂ مرلیوه

طرلقیۂ مردمان مرلیوه باضوابط وروابط روستایاں کشمیر برابر است۔

پرگنۂ کونتواره واوڈیل

باشندگانِ پرگنات صدر با کشتواریان یکسان است لیکن در ایّام کوڈ می رقصند۔

دربیان احوال ملک کشتوار

نقل است کہ اوّل کشتوار آب گیری بود از حد سنگ پور لغایت ٹھانٹری گوبردن، سرنام حسبِ مشیّت ایزدی بوقوع زلازل نامحصور درّہ کوہ برابر ٹھانٹری شق شدہ آب مجرّی یافت. زمینی بظہور آمد. مدّتی ویران بود. اشجار دیو دہار در آن سرزمین پدیدار شد. صرف در جائی کہ متصل وادی چوکان در شمال است آب باقی ماند و ان جای بدستور بہ گوبردن سرنام نہادہ شد رفتہ رفتہ باختلاف زمانہ بہ گودن سر مشتہر گشت و بعد مدتی مدید و عہدی بعید بہ سبب تظہر تزلزل شدید آب از انجا خسف گردید در آن زمان عابدی فرشتہ خصال موسوم بہ شیرہ پال وارد این محال شدہ معبدی بنا ساخت و صرفان در پرستش مہاکال جی صرف نمود نفسش از نقش خبیث عاری بود و نفسش در ذکر حبیب طاری مردمان اطراف از تفہیم اوصافش اجتماع یافتند اکثری لظہور کشف و کرامات معتقد شدہ قرب و جوارش طرح اقامت انداختند بقدوم میمنت لزوم او آبادی شہر روی دادہ بہ مہاکال گدھ معروف شد بعد چندی طبقۂ عُبّاد بتلبیس ابلیس از جادۂ انقیادش انحراف ورزیدند تاکہ طبع عابد اشتعال یافتہ استدعای انہدام شہر نمودہ از دعای مؤثرش قہر ربّانی نازل شدہ ملک رو بخرابی نہاد تا مدّت بسیار بدین اطوار ویران ماند بعد از ان ہنگپت نام برہمنی در مکانی متوطن شد خانۂ تعمیر نمود سہ پسرش بود یکی رام داس دوم رگھناتھ داس سوم مُرلی داس رمۂ گوسفندان را پرورش می کرد وآن مکان مذبور پوہی نام افتاد کہ پوہیہ بزبان کشتواری گوسفند را می گویند چون غیر ازین پشمی در کلاہ نداشت ناچار در دنفس بہ سلپستان شیری می نشانید چرم و چرم را از پشم و پوست گوسفندان پشمش می داد بدولت قناعت باکمال بشاشت پوست بر پوست می افزود

که گفته اند ؎

گدارا چو حاصل شود نان شام   چنان خوش بخسپد که سلطان شام

از اولاد و احفادش جماعهٔ کثیر و کافهٔ غفیر مجمع یافت مدتها گذران اوقات خود می نمود قضارا جمعی از باشندگان سرحد کشمیر وارد این خطهٔ دل پذیر شده با قوم هنگپت برہمن بمقابله درپیوسته تمامی قوم برہمن بزیر تیغ آورده خیام قیام متصل ڈامر ناگ که از منڈل بفاصله دو میل است برافراشته قطعهٔ زمین منڈل راکشت زار خود ساختند و از دو قوم معروف بودند روتر، گنائی روتران در زیوره گنائیاں پائیں زیوره مقامی مقرر ساخته مستقر شدند این وقت به شهر کشتوار شهرهٔ زبان صغار و کبار وارد بمقام قیام اول برنگی درختان زرد آلو نصب کردند که در اندک زمان صحاری و کوہستان زرد آلو زار شده به چیره ہار مشہور گشت از روی سبزبختی نام خود را در عیش و عشرت بنوعی سفید کردند که از موت احمر بالکل یاد نمانده ناگہاں از طریق سیه روزی شان راجه سورد مسمٰی به گھری سلطان تاخت آورده تا حد ٹھانتری رعایای تمامی املاکِ معموره بیاوری تیغ آبدار و شمشیر خونخوار در قبضهٔ اختیار خود کرده دست حکومت از جوہر شہامت دمبدم درازی نمود دران زمان مہاکال کدیه بہوت نگر تبدیل یافت روزگاری بحسن انتظام انگشت نمائی جہاں بود آخر کار سرپنجهٔ قضا دستش برتافته قوت بازوی او زائل گشت به غلبهٔ افکار جگرخوار از ملک دل برداشته پای ارادت بطرف سور وگذاشت بعد چند سال قوم پنجابیان از ملکِ پنجاب در اوطان و اقطار پہار سراسیمه و نزار افتاده بودند با ساکنان بہوت نگر به دوستی و اخلاص امتزاج مزاج کرده رہائش اختیار ساختند بمشارکت تجارتِ ادویهٔ کوہستان با آنہا پیوسته از یک تتی پوست زرد آلوئے تر خشک نموده به اطراف پنجاب می بردند و می فروختند بدین گونه وجه معاش می جستند دران عہد به کشتوار یادگار ماند چیه کرشٹه به لغت پنجابی پوست زرد آلو وار

بمعنی جای است بمرور ایام کشٹہ وار راکشٹواڑ نام شد بہمین منوال پنساسیان
بارو تران وگنائیان مُدّتی متفق اللفظ بودند آخر الامر کار از یک دلی در گذشتہ دوی
جانبین پدید آمد باہم دیگر شروع فساد و عناد کردند پنجاسیان کہ در حرفۂ سپاہ گری
ظاہر و ماہر بودند واز بالادستی باکوہ تیغ باری ساختہ سنگ خارہ راپارہ می نمودند
بیاوری ایزد ربع مسکون از شش جہت حملہ آوردہ بعضی ہا بزیر تیغ بیدریغ آوردند
وبعضی تاب مقاومت نیاوردہ مطاوعت بذمۂ خود گرفتند لیکن چون بغض وعداوت
طرفین دور نمی شد بارہا ہر دو فریق ہنگامۂ حرب وقتال آراستہ مانند فلک گاہی
زیر وگاہی زبر می بودند اگر از قوم یک دیگر تنی می یافتند تن ہا جمع شدہ فوراً از آب
تیغ گلوی اُو تر می ساختند بنا برین پنساسیان بر کنار آب ہودری کہ این وقت
بہ تَند مشہور است پای اقامت افشردہ وجائی سکونت برگزیدہ پیوستہ بخوف
روتر وگنائی بر موقع کار وبار سلاح بستہ می نشستند وہم دراحیان قلبہ رانی
سلاح را از تن فلاح نمی دادند قریب یک ہزار زن ومرد مجتمع بودہ ہیچ کس را در شمار
نمی آوردند حکایت می کنند کہ راجۂ گوربنگال تعلقۂ اوجین، سروج بلندی مظہر
عزواقبال مسمّی بہ راجہ **کانپال** از اولاد راجہ **وکرمادت** کہ شجرۂ نسبش حسب
دریافت رُویداد پشت بہ پشت بامداد قلم ومداد درین کتاب ثبت است
اوّل راجہ **وکرمادت** فرزندش راجہ **بہوج** وازو راجہ **ہری پال** وازو
دیانک پال وازو راجہ **مانک پال** وازو راجہ **کانپال** معہ جند تند بعزم
تسخیر اطراف پہار از خطۂ اوجین نہضت فرمودہ تمامی وسعت آباد کوہستان را از روی
تیغ بہادری متصرف شد پس بارادہ کشتوار در کاندنہ صدر دریافت آن مقام راچند مدّت
مضرب خیام خیام عزواحتشام ساخت وجہ تسمیۂ آن بہ **کاندنہ** ازین است خیال
خرابی وتباہی پنساسیاں در سرداشت لیل ونہار با مشیران وحیبران روزگار مشورت

می کرد الغرض صلاح کار بدین امر انجام پذیرفت کہ زنی از پنجساسیان بماموری جاسوس شیوا زبان بلباس سادھوان کشیدہ در کانڈنہ رسانید بدولت فراوان وزیورات بے کران دلش خوشنود وشادان کردہ استفسار طور وطرز شان نمود از انجاکہ خلقتِ زنان ہمیشہ از حلیۂ عقل وخرد عاری می باشد بفریب پادشاہ کوہ وقار، کاکل مانند حلقہ بگوش شدہ چون زلفِ خود قصۂ طویل را بدین رُو مو بمو پریشان ساخت کہ در سال تمام روز بیست تہار نام آن روز اسباب خُرّمی آمادہ وابواب بیغمی کشادہ داشتہ سلاح را از حسنِ صلاح بار دوش وتن انگاشتہ یک بارہ بکنارہ می نہند صبح دم بی دست آویز تیغ تیز سر آب ہودری با جارۂ پُوجا قدم فرسامی شوند روز موعود راسہ ماہ درمیان است شہریار عالی تبار لآلی سخنش مانند دُر درگوش کشیدہ بفحوای این کہ کار بصبر برآید مستعجل لبسر درآید منتظرِ وقت ماند درماہ پہاگن بر ہنگام معلومہ شبانہ چون ماہِ مُنوّر طی منازل کردہ فوج ظفر موج گرداگرد چشمۂ ہودری بسان سیّارہ نشانید وخود مانند چشمۂ نور درمیان نشستہ باہزاران چشم پاس وقت می داشت اتّفاقاً بہ شدتِ موسم زمستان آسمان سبز فام از نزول برف سیم اندام سطح ارض را نقرہ کاری ساخت دلیران قوی دست وہُنر بران عربدہ پرست بر مثال دیو سفید دل قوی کردہ از سپرہا بر سر سائبان افراشتہ شب را برُوز آوردند بامداداں پنجساسیاں فلاکت نشان بعادتِ معہودبی انتظام سلاح برای غسل وپوجا بر آب چشمہ جمع شدند سپاہ راجہ فرصت غنیمت شمردہ یک قلم از کمین گاہ برجستہ ہمہ را بہ ضرب شمشیر خون ریز طعمۂ اجل ساختند صرف یک عورت باردار بفضل ایزد بیرنگ از چنگ آن نہنگان لجۂ کارزار جان بسلامت بردہ بعد اختتام کار راجۂ نصرت دثار بر مسند حکمرانی جلوہ پذیر شدہ بہ تدبیر دانش وران صلاح اندیش ومدبران مصلحت کیش حکام وعمال خویش جابجا مستقل داشتہ وخود معہ عساکر ظفر مآثر از راہ سیگاٹھہ عبور نمودہ راٹیھان کونتوارہ را بعد

مقابله و مقاتلهٔ بسیار مغلوب ساخته بآئین ماضی سلسلهٔ انتظام را متوجه مرتّب کرده
عنان عزیمت بصوب تهاکرای معطوف داشت چند روز در انجا ماند ملکان وغیره
از نهیبش سر اطاعت بر زمین نهادند لهذا تا این دم تهاکریئی به تهره قرار گرفت و از انجا
بمامورئی لشکر مظفر سر حداوڈیل را متصرف شده بنصرت تمام از پل بندارکوٹ
به کشتوار گندا آورد بشکرانهٔ ملک گیری متصل مندر سری شیله کنٹ جی ابواب خیرات
و مبرات مفتوح داشته قریب یک لکھ روپیه رائج الوقت به مخلوق خاص و عام
وقف نمود و پنڈت هری چرن را ببیست و پنج خروار زمین بطور جاگیر ارزانی
فرموده پوجای مندر تفویض ساخت خانهٔ رهائش بر لب نهٔ که این زمان بنای قلعه
در انجاست از رای بلند و فطرات ارجمند ترتیب داد روزگاری بر مسند حکمرانی
کامران بوده عاقبت کار این جهان فانی را پدرود نموداد تولد و تناسلش سه پسر
بودند گندرب سین و مندر سین و دیب سین گندرب سین بجائی پدر
بر وساده راجگی نشست و مندر سین دیهی آباد ساخت که در این عهد به متا نامدار است
در انجا مقیم شد دیب سین در پرگنهٔ مرلوه تعلقهٔ کشمیر وطن پذیر آمد نقلست که
دران عصر در ولایت کشمیر دلوی پر ریب وریو پیدا شد خود را بصورت شیر لعین
روبه بازی در تصور آورده از ضروب پنجهٔ بسیاری رنجه کرده خون مردم به گردن
می گرفت اهل شهر ازین بلای پر تهر بدرگاه راجه بآئین رعد با جوش و خروش
آمده کیفیت آوارگی سر بسر بمعرض عرض رسانیدند راجه موصوف از استماع
این خبر وحشت اثر برق آسا مضطرب شده و نائرهٔ غضب افروخته یک بارگی
زین بر بارگی نهاده معهٔ سپاه تهوّر پناه بسمت کشمیر عنان تاب شد تا مدّت یک ماه
باد یو سیه بخت بجنگ پیوسته بتائیدات آسمانی و توفیقات یزدانی دمار از روزگار
آن تیره کار بر آورده بمدّت چهارده سال رایت جاه و اقتدار استوار ساخت

عاقبت از عفریت قضا لاعلاج شده جان شیرین بتلخی درداد لپسرش مہاسین
وہیم بختیاری برسر نہادہ تا دیرگاہ بعیش وجاہ خود را سرافرازی دادہ فرش حیات
درنوشت واز پشتش نراین سین بعنوان پدر کامران شدہ ایام عمر سپری ساخت
وازو رام سین وازو کام سین وازو مدن سین وازو برہمہ سین وازو
راجہ اودت دیو وازو راجہ بتپیا دیو پشت بہ پشت فرمان روا آمدند وازو
راجہ کنکا دیو متولد شدہ شیوۂ کلہداری مروج داشتہ موضع چرچی ولولر
بعد قلع وقمع بسیار در احاطۂ اقتدار آوردہ چندگاہی در انتظام ملک پرداختہ
رہ نورد شہرستان عدم گشت ازو راجہ گور دیو وازو راجہ سنگدیو وازو
راجہ رکہدیو وازو راجہ اندر دیو وازو راجہ اوتار دیو وازو راجہ
بہاگ دیو نسلاً بعد نسل منصب آرای شدند وازو راجہ رای دیو پیدا شدہ
گویند در عہدش راٹہان کشتوار بمنصوبہ راجہ را از ملک بیدخل ساختہ بر راہ
بندارہ کوت وسیگاتہہ ہر دو جا چوکی وپہرہ مستحکم داشتہ بودند. راہ گریزش نماند ناگزیر
معۂ فوج قلیل برکوہ کونگن برن گریختہ رہائش اختیار ساخت. وقدری زمین برای
معیشت آباد کرد کہ آن را ہنوز رای شناسان کشتوار رای دیون تہون می نامند
تا یک سال از بی برگی برنگ غنچہ با دل تنگ بسر بردہ آخر خار خار تاجداری دلش را
تحریک داد بروز تہار وکاکول شبانہ معہ سپاہان ہمراہی در نشیب وفراز زمین
ہووری متواری ماند ہنگام سحر راٹہان بعزم پوجای ترج بر سر چشمہ برسم قدیم فراہم شدند
راجہ بخت بیدار تعجیل بر تاخیر مستحسن دانستہ وحرارت شرارت بجوش آوردہ باعانت
جمہور انام چون صاعقہ بر سر ہای شان افتاد از آہن دلی تیغ کین درمیان تیز کردہ بیکدم
ہمہ ہا موصولہ بعدم ساخت بفراغ بال بے محابای حسود بدخصال ایام عیش وعشرت
باختتام رسانیدہ منعدم گشت ازو راجہ گور دیو وازو اوگر دیو تخت آرای مسند

کشتوار شد خیال تصرف اطراف دیگر در سر داشت باغیان تعلقۂ شرتهل که درانجا
ظهور پر نور سری دیوی جی اٹھاران کوجی است یعنی قدرت ایزدی اظهر من
الشمس و ابین من الامس دارد ذاتش از ماسوا معرا است و صفاتش بر همه جهان
مبرا انواع مخلوقات از اطراف و جهات دست و پا کرده و قدم از سر ساخته برای
انجاح مقاصد و مطالب خود ها می آیند فوراً مراد دل میسر می شود بماموری جم غفیر
فرمان پذیر ساخت برهمنان انجا باعطای سیم و زر بی نیاز کرده موضع اگرال
بنام مندر سری دیوجی بصیغۂ خیرات واگذار نمود بعد انقضای دور عمرش راجه
بهولدر دیو واز و راجه لچهمن دیو ظهور یافت شوق حرفۂ سپاهگری و کشورستانی
بحد اتم داشت پرگنۂ دچهنه که از ملک موروثی او مخروج بود بزور بازو گرفته
متمردان آن نواحی بعضی ها بالقتل رسانید و بعضی اسیر کرده داغ غلامی بر ناصیۂ ایشان
کشید و بکشتوار نهاد در توقف راه واقع موضع یلمار برهمنان یکین العصر را
زمینی بطور صدقه داد که هنوز بلچهه ماٹهه مشهور است بدینگونه از حرکات
با برکات خود را مورد تحسین و بهر نجیات ساخته در عین نیک نامی جان بجان
آفرین تسلیم نمود واز و سنگرام سنگه بوجود آمده لوای ملک داری علم ساخته
بماموری فوج دریا موج باغیان موضع چهچیه وسنزار از پرگنۂ ناگ سینی مغلوب
ساخته قرار مذکور مشموله ملک خود ساخت مفهوم است که در عهد راجۂ مذکور مابین
کلید و متا دیوی پر غریو پیدا شده خود را بشکل فیل مصور می کرد در وسط میدان
چوگان و دهات متصلۂ آن هر تنی را که می یافت از سبب مستی خود زنجیر بلا اگر دنش
انداخته از جان می گذاشت بدین طور سلسله ها بخاک نشانید اگر بخوف
و هراسش جمعی بهم شده بدل دهی یک دیگر ره نورد می شدند میان یاد ده تن یک
تن معدوم می شد[2] مردمان درین امر ستوه آمده بحضور راجه ملتجی آمدند راجه عبت[1]

---

[1] قضا [2] می گردید

بزور در رفع این بلائی پرشور و شر سعی موفور و جهد نا محصور بکار برده هیچ حیله پیش نشد آخر کارش بدریافت رسید که برهمنی سنگرام نام در موضع تیرباتھه پرگنه ناگ سینی سکونت پذیر است از و تلافی این امر دشوار بآسانی روی خواهد داد در حال او را با عزاز و اکرام طلب داشته التجای ترفیع این بلای شنیع نمود برهمن که زیر بار ریاضت قدس چون کمان خمیده بود و از جهان گوشهٔ برگزیده اهل دنیا بر کفارت عبادتش زهازه می گفتند بخیال خیر عام کفیل این مرام شده میان تیهه چوکان متصل زمین موضع ممتا نشست گاهی مرتب کرده سر بجیب مراقبه فرو برده از مذاکرهٔ وظائف منزه بعد چند روز دیو مردم سوز را اسیر ساخته با راجهٔ عالی دودمان بیان نمود که امروز دیو ناساز گار در آتش سوخته بخاکستر می نشانم پس سنگی به پهلوی خود نصب کنانید و آن را از رای عمیق سوراخی گذاشته مشغول آتش پرستی شد چون ساعتی چند منقضی گشت دیو را کار بردم شماری رسیده مطابق نیش درونی بشکل زنبور از جوف سوراخ برآمد برهمن بزور وظیفه اش در فاشک دستی نشانیده بآتش انداخت عوام الناس از سوخت آن نسناس بآب و تاب تمام اطفای نار جگر سوزی نموده خاک غم یک قلم بر باد دادند، راجه از مشاهدهٔ این غریبه بر برهمن خوشنود و خرّم شده زمینی درمیان متدل بطور جاگیرش عطا فرمود نام برده بر اراضی معطیه آباد ماند موضعی بنا ساخت که نامش به سنگرام ناتھه در زبان خاص و عام است ابتدای آن روز خلق خدا بر در کتنک حاتره متصل سنگ هستی گنڈ بشکل فیل بمنصهٔ شهود آورده فرحناک می باشند بعد مدتی راجه ازین جهان رحلت نمود و از و راجه جهگت سنگ و از و راجه بهاگ سنگه و از و راجه سنگار سنگه و از و میگهن سنگه و از و دیپ سنگه و از و فیروز سنگه و از و نراین سنگه جا یافته در آبادی و آسائش رعایا و برایا کوشید

دیگر سرکشان علاقهٔ محالہ فوج کشی کردہ بافضال جزیل ایزد بیعدیل ہر ہمہ در حلقهٔ
اِتباع درآورد و موضع **پارشلہ** کہ در انجا مندر **سری لچھمی نراین جی** واقع
است بہ برہمنان آن قریہ بطور جاگیر فروگذاشت و بٹولی مقرر ساخت یعنی برہمنان
را اختیار داد کہ اگر کدامی بندی یا تقصیری از ریاستِ غیر برای زنہار درین جا
خواہد آمد کسی بلحاظ بودوباش آستان شریف جبراً اسیر کردہ ندہد از انجا بطورِ یلغار
بہ طرف **ملنہ** عنان گرای شدہ منحرفان آن سواد بحرب و قتال مطیع خود ساخت
ترنجہای زر بطریق تحائف وہدایا از آنہا گرفتہ زمام عزیمت بہ سمت کشتوار
پیچید گویند کہ انبا زمرد مال در ایّام تہار میوۂ ترنج بحضور راجہ نذر می ساختند
و پورش **راجہ سلہن سنگہ** بجای پدر نشست و در عہد خود شور انگیزان پرگنہ
سرور و بنجواہ تا دریای **کالہ نے** و سرحد **بہدرواہ** و **دہار پنچی** سرحد **پادر**
تمام بزور بازو زیر آوردہ کمیت ارادت را بجانب کشتوار جولان داد متصل کاندنہ
جائی بالای کوہ غیر آباد بود چند روز در انجا اقامت ورزید و دہی آباد ساخت
کہ این وقت بہ **سلانہ** شہرت دارد بہمین نوع انتظام جدید بجدّ کمال رسانیدہ
بدار آخرت شتافت و از و **راجہ رای سنگہ** و از و **راجہ گنبیر سنگہ** واقع
شد در عہد حکومتش **اکبر بادشاہ** غازی را خیال تسخیر ملک کشتوار افتاد سہ کس
میر فوج یکی **ہاشم خان** دوم **صفدر خان** سوم **احمد بیگ** معہ
عسکر فراوان فرستادہ از راہ **کشمیر** رو بہ **کشتوار** آوردند متصل **مغل میدان**
کہ از کشتوار بمفارقت سہ فرسنگ است فروکش شدند راجہ باستماع این خبر
وحشت اثر در تلاطم تشویر و تشویش افتاد با وزرای خود بنا بر رفع این مضرت
مشورت می کرد ہیچ تدبیری چارہ پذیر نشد آخر حیل صورت کار بدین امر اختتام
پذیرفت کہ پیرہ زالی سحر ساز و جادو پرداز از راہِ دستان صدہا جور و ستم در چاہ

بلا انداخته بود و موی گیسو در سیه پوشش کردن جهانی سفید ساخته رعشهٔ سرش
از افعال نیک در انکار چین جبینش با سر خط اجل هم قرار بهزار اضطرار برای
انتشار خصمان بدو تار مامور ساخت در مغل میدان درهٔ تنگ و هولناک
گزیده عصائی مایهٔ دست خود ساخته زیر سنگی خزید که آن را هنوز به بهوجه پلو
مشهوری دارد آن قدر درهٔ تنگ است که تن واحد از آن راه بدشواری
عبور می تواند کرد از انجا که راه دیگر به کشتوار متصور نبود ناچار لشکریان شهریار
را از همان درهٔ اتفاق گذر افتاد عجوزهٔ مکاره بزور عصای سحر آمیز بهر یک
صدمه تیز بر پشت و سر می داد بجزیهٔ آن مفقود الحواس گشته دریا برد می شدند
بدین نوع هزار تن از جان مایوس ساخت طرف دیگر فوج راجه که سرکردهٔ آن
وزیر نراین پدیار بود سنگها بر مابقی معاندان غلطانیده بهلاکت رسانیدند
چنانچه اکثری از آنها در انجا مدفون شده به مغل مزار نام زد گردید در این عصر
باختلاف ادوار اهل زبان نامش به مغل میدان می گیرند راجه بر ماکرهٔ
ساحرهٔ خوش وقت شده خلعت فاخره بخشید بعد از چند ماه بملک الموت
ملاقی شد و از و راجه بیجی سنگه کوس راجگی نواخته براه علاقهٔ سراج سمند
ارادت تند کرده شریران آن نواحی را به نیران غضب سوخته ملک در امن و
امان خود گذاشت قلعه بنا کرده و دهی را عامر شد بجارنه نام نهاد و از انجا
در موضع بادات علاقهٔ پرگنه سرور توطن نمود مفسدان آن مرزبوم منصوبه ساخته
به جیلگی شبی خون داده راجه را به قتل رسانیده تاراج اسباب ساختند
و خلفش بهادر سنگ در دست آنها نیفتاد شبا شب قرار گرفته به
شهر کشتوار در خانهٔ گنائیان قوم ٹهکر مخفی ماند چون ساکنان شهر و منظمان
راجه ازین واقعه مخبر شدند بهادر سنگه از خانهٔ شیر[1] مادر کشیده قائم مقام

[1] یعنی گنائیاں

پدر ساختند و فوجی کثیر جمع آورده بر مفتنان سرور یورش نموده از ضرب بهای
سیف مسلول و تیغ مصقول به سزای واجبی رسانیدند بعد چندی علی شاه
چک صوبه دار کشمیر برای تسخیر کشتوار از سه راه فوج کشیده آمد چون بهادر سنگه
لشکر عدو بکثرت یافت و جماعهٔ خود اندک تاب مخاصمت نیاورده خواهر خود
شنکر دیئی نام به یعقوب چک نبیرهٔ علی شاه بطور پیش کش فرستاد
سال به سال باج و خراج بر خود منظور کرد در سنه یک هزار و بست و پنج هجری
(۱۰۲۵ھ) کرت سوم یعقوب شاه چک از فوج اکبر شاه هزیمت خورده
معه قبایلان از کشمیر مفرور شده به کشتوار رسید از قضای ایزدی بمرضی شدید مبتلا
شد هر چند اطبای فلاطون فطرت و حکمای ارسطو فطنت بمداوای آن کوشش بلیغ
بکار بردند هیچ سودی نه ساخت ناچار ازین جهان فانی رحلت نمود

دوا گر بود جمله آب حیات — وفا کی کند چونکه باشد وفات

راجه از وقوع این واقعه نهایت مشوش شده مقبرهٔ او در سر کوٹ بنا ساخت
و شنکر دیئی عورتش بنا بر صدقهٔ شوهر آب جوئی از قلهٔ کوه کونکن برن میان سنگلاخ
کندیده آب در وسط درنگ یعنی بازار کشتوار رسانیده برای خیر عام متصل مندر
سری نیله کنٹھ جی باین معنی بنای تالاب نمود که تا لب مردم ازان آب تر باشد
جوئی دیگر از آب کانی ناگ که بعد آن تا گو دراجیه ناگ یک پاو کروه دارد
در موضع روتران موسوم به زلوره آورد راجه ایام حکومت را انجام داده قالب عنصری
انداخت و از و پرتاب سنگه زاده بر فرش فرمان دهی استقرار یافت و به بهوپ سنگه
ملقب شد در عهدش فوج کشمیر بامر جهانگیر پادشاه بسر کردگی میرزا حیدر و
کوکه هبر و میرزا محمد خان مغل برای تسخیر این ملک رو نهاد راجه برین حالت آگهی
یافت معه سپاهان جسارت نشان برای مقابله به مغل میدان شتافت و مانند

شیر ژیان در صف هم نبرد آن در آمده به تیغ هلاهل آمود از نهاد شان دود برآوردند میرزا محمد خان با جمعی فراوان به قتل رسید و میرزا حیدر و کوکه میر هزیمت خورده راه کشمیر پیش گرفت و زوجه میرزا محمد از شهادت شوهر و میار زان پرخاشگر با خبر شده دلش را زیر و زبر گردید یکبار به خوردن سوگند دشوار با خود قرار نموده تا خاک کشتوار بدریا نبندازم و دست را از خون اهالیان رنگ بست نسازم زیستنم صد حیف است پس بی کم و کیف بدرگاه جهان بانی التجای افواج ظفر امواج نموده در حضرت جهانگیر شاه عالم پناه عرضش مستجاب شده با عانت ده هزار سپاه تهمتن تن از راه سنگ پور بر کشتوار تاخت آورده روا داری از دریای کوڈی مُرور کرد از انجا پُل ریسمانی یعنی جوله بنڈاره کوٹ محافظان پل پیش از وُرُود جنود گسیخته بودند در یای چندره بهاکا سدّ راهش شد نظر بران بر لب دریای کوڈی در میدانی هموار موسوم به برنجه باغ مستقیم گشت و حصنی بر قلهٔ کوه بنڈاره کوٹ به کرسی نشاند دران مامن خود ساخته برای تسخیر کشتوار چاره کار می جُست آخر سکّان قریهٔ پوچهال دپوہی دہولر که محافظ و رهبر پُل و دریا بودند به طمع زر مانند سیماب گشته احسانش شده از روی شور بختی پاس نمک راجه نه داشته در دادن جوله هم سلک گردیدند بامداد آن تیه کاران راه به کشتوار یافته هنگام نصف شب معه فوج عبور جوله ساخت و در وادی چوگان وارد شده فتنه و فساد آغاز نهاد راجه با استماع این واقعه در ورطهٔ غم و الم افتاد طوعاً و کرهاً آلات جنگ به چنگ آورده معه سلحداران خود در مصاف گاه مُدّعیه رو نهاد آن مفسدهٔ کینه ور و مخالفهٔ حسد گستر لشکر خود را حکم زن بزن داد دلیران جنگ جُو در گوان رزم خو بضرب جام ظفر فرجام در میدان چوگان سرهای شان چون گوی از میان ربوده داد مردانگی و دلاوری در دادند راجه تیره روز چون بازوی خود سست دیده

پنجۂ عدو جیست پیش روی مخاصمانِ قدم پس کشیدہ بسوی بهدرواه گرخیت وخانمانش تمام وکمال بتاراج رفت الیۂ محمد خان بآرام جان تامدت سہ ماہ در چوگان متوقف شد وپارۂ زہنی را باغی ترتیب داد گرداگرد آن گڑھ یعنی حصار خاکی لبست خود درمیانش چوں سرو آزاد بی محابای خصم نامراد نشست ازین معنی بہ گرباغ نام بردار گشت از انجاکہ برای برداشت خاک کشتوار سوگند را بجان پیوند کردہ بود درپی تباہی و خرابی ملک افتاد رئیسان کشتوار بفرط انکسار اعتذار نمودند کہ درین کار مردمان رعیت پیشہ در وسواس واندیشہ اند بے گناہ خوار وبزار خواہند شد عرض ایشان عین صواب دانستہ بربے گناہی رعایا چشم ترحم کشود وسو گند شکنی ہم روا ندانست پس بہ مدبران آزمودہ کار فرمود آن چنان تدبیری باید کرد کہ بواسطۂ آن ہم سیخ بجا ماند وہم کباب یعنی ملک را خلل نزاید وہم از اہل ملل اخذ نباید از رای ملک آرای شان چنان بظہور پیوست کہ تالابی بر انتہای چوگان متصل مقبرہ یعقوب چک برکند وخاک آن بدریا افکند این وقت صیت نامش بربسر کوٹ است بعد فراغ کار معہ سپاہ تہور شعار بصوب کشمیر ارم نظیر معاودت نمود راجہ بہوت سنگہ از زفتنش عرصہ خالی دید باز چون باز پرواز نمودہ ملک را شکار خود ساخت ناگہان بہ پنجہ زنی شہباز قضا مرغ جانش از قفس وجود در عالم ارواح پرید از صلب او گور سین نمو نمود یافتہ بحکومت رسید دران زمان فرمان پادشاہی از بارگاہ جہان گیر شاہ برای تسخیر کشتوار بنام دلاور خان صوبہ دار کشمیر نافذ شد نقل آن در تاریخ ہذا درج است

فرمانِ پادشاہی

سال دوازدہم از سنہ ۶ جلوس جہانگیری مطابق یک ہزار وبست ۱۰۲۸ ہشت

بجری فرمانِ عالی شان غرایزا دیافت اگر دلاور خان بر سر کشتوار رفتہ کاری نکند تورغ و تغارہ کہ بہ مدارج درین مدّت عمر حاصل کردہ بر یک دفعہ از دست دادہ لکدکوب تنزل خواہد شد۔ دلاور خان از استماع این خبر وحشت اثر سراسیمہ گشت باین مقال مترنّم بود

نظم

در داکہ درین سوز و گدازم کس نیست
ہمراہ درین راہ درازم کس نیست
در قعر دلم جواہر راز بسی است
امّا چہ کنم محرم رازم کس نیست

ازانجاکہ از اقبال مندی بہرۂ تمام داشت با جمعی از اخوان و خانہ زادان مستعد شدہ دران کوہستان بسر راہ درآمدند دلاور خان راہ سنگپور جمال خان راہ مریوہ جلال خان و علی ملک با جماعۂ برادران راہ برارہ یال پیش گرفت تمام علاقہ جات کشتوار در حیطۂ تصرف آوردہ لب دریای چندرہ بھاکا آب خور و خود ساخت راجہ گور سنگہ از رسیدن شان واقف شدہ عرض داشتی نخوت آمیز بجانب دلاور خان فتنہ انگیز بدین مضمون فرستاد کہ اگر از خصومت خراج این جای بارو چرہ و زعفران مطلب شما است بخدمت میفرسیم واگر ارادۂ تصرف این سرزمین است بجز خاک چیزی حاصل نشود پیش ازین میرزا محمد خان و احمد بیگ و کوکہ میر و میرزا حیدر غیر ہلاکت و ہزیمت چہ بردند و حضرت عرش آشیانی ابتدائی تسلّط کشمیر تا حال کہ سال دوازدہم از سنہ جلوس است چند مرتبہ خیال تسخیر این دیار فرمودند میشر نہ شدہ بہتر آنست کہ بر جمیع لشکر خود رحم آوردہ عنان گرای کشمیر باشد مطالعہ آن دلاور خانِ نیران غضب مشتعل کردہ

پانصد سوار از مردانِ رزم آزمائی بر اسپان کوه فرسای ترکیب کرد و از تند آب
چندره بھاکا در گذشته به کشتوار آمدند اکثری از جماهیر غنیم ندیم اجل کردند و راجه
را اسیر ساخته غل در نای و زنجیر در پای انداخته پیش دلاور خان حاضر آوردند و
خان سعادت عنوان شجاعانِ خود را مورد تحسین و احسان ساخته معه راجه و سرگروہان
خود باستقلال تمام و اجلال مالاکلام ÷ نزہت آباد کشمیر نہضت نمود و از کوائف کشتوار
بجناب گردون قباب جهان گیر شاه عرض داشت از حضور لامع النور فرمان
واجب الاذعان چنین اصدار یافت که با راجه کشتوار شش آنی مشخّص نموده بلک
خود باید فرستاد پسر یا برادر بدرگاه پادشاہی بطور یرغمال روانه سازد و راجه را
دو پسر داشت یکی جھگت سنگه دوم بھگوان سنگه ـ بھگوان سنگه که در ہر فن آراسته
و پیراسته بُود رہگرای دہلی نمود و خود بمعهٔ خلعت و سرافرازی به کشتوار آمده
بر مسند راجگی بآئین ماضی تمکّن یافت بعد چند سال ازین جهان انتقال نمود پسرش
راجه جگھت سنگه جانشین گشت بھگوان سنگه برادرش از اوضاع حمیدهٔ
و اخلاق پسندیده ارتقی پذیرفت دران آدان جهان گیر شاه از دار فنا بدار البقا
رحلت نمود شاه جهان زینت بخش اورنگ جهانبانی شده بعزم تسخیر دکهن
معهٔ مبارزان صف شکن سلسله جنبان گردید بھگوان سنگه که ہم عنان سرگروہان
تہور نشان بُود در مقابلهٔ جنگ بر حسود بی سود عرصه تنگ ساخت بمعائنه
آن شہریار جہان مدار خیلی خورسند شده بعد از فتح دکهن بدار الخلافهٔ آگره
معاودت نمود ـ روزی تذکرهٔ شجاعتش می فرمودند دران ضمن یکی از مقربان بارگاه
عرش کارگاه بعرض رسانید که بھگوان سنگه در ریاضت و عبادت بهره کافی و حظ
وافی دارد معبدش زیر نخلی خشک بود این زمان به یمن او طراوت آمیز و نضارت
انگیز است ظل سُبحانی از تفہیم اوصاف خدادانی ابواب مہربانی بر وجودش

مفتوح داشته درباب ادعای مطالب دنیا فرمان داد- راجه رسم دعا و شرط ثنا بجا آورده عرض داشت که باقبال شهنشاهی هر چیزی میّسر دارم لیکن بابت دو مقصد ملتجی می شوم اوّل آنکه راجه های پهار در بند زندان افتاده اند از حبس آزاد گنابنده شوند دوم فرمان داشتن جامهٔ دو صد تریزه دار و چتر زرکار بمن عطا باشد دربارگاه جهان بانی بتائیدات آسمانی عرضش بمعرض قبول در رسید فرمان قضا جریان بنابر مخلصی راجه های پهار و داشتن جامهٔ دوصد تریزه دار زیب تسطیر یافت درآن ایام جگهت سنگه برادرش از کشتوار به تسخیر بهدرواه شتافت بسانه بلادریها بر آمدن راجه و خالی ماندن کشتوار خبر یافته براه جبال به کشتوار آمده متصرف شدند راجه موصوف باستماع این خبر در ورطهٔ حیرت افتاد فی الفور پا بر کاب شده دو اسپه به کشتوار رسید با مخالفان بجنگ پیوسته حرف دلاوری بکار برد اما از روی برگشتگی بخت هیچ سودی نکرد و تقتبل رسید بهگوان سنگه برادرش از شنیدن این واقعه در دهلی نهایت مشوش شده از کیفیت بلادریهای بدطویت بحضور پادشاه استغاثه ساخت شهریار دادگستر دوازده ۱۲۰۰۰ هزار مرد جنگ آزمای و دو کس کهتری باهم برادران حقیقی بودند یکی جیون سین دوم پران سین بعهدهٔ وزیری بخطاب خواجگی برائی انقباض و ارتباط ملک همراهش داده مامور فرمود پس از راه کشمیر بملک کشتوار در آمدند از پل بنداره کوٹ شتاب آورده سپاه غنیم واصل جحیم ساختند خود راجه کتک بلادری بهوپت وزیرش اسیر کرده و سرهای شان از تن جدا ساخته و عوض گوی در بیابان چوگان بازی نمود و بدل جمعی تمام بر مسند احتشام نشسته تا یک ماه جشنی عظیم ترتیب داد آن را کتنک جاتر نام نهاد برای آینده حکم فرمود که هر سال یک روز این جاتره در میان چوگان باید کرد از همان روز رواج

کنتک جاتر درین ملک مروج شده است بعد انقضای مدتی انتظام ملک به خواجه جیون سین و پران سین وزرای معطیهٔ خلافت تفویض ساخت و فوج ظفر موج را فراخور مراتب امیدوار خلعت و عطا کرده معه پیش کش و هدایا و باج و خراج بدار السلطنت آگره فرستاد- ایام زندگانی بفرط تن آسانی گذرانید و رفت از نطفهٔ او راجه مهاسنگه که به راجه مهاجان شهره جهان است در سال یک هزار و هفتاد و سه هجری ۱۰۷۳ھ بدنیا آمده قابض ملک موروثی شد گویند که بغایت عادل و سخی و در علم شاستری و فارسی و عروض بے نظیر وقت بود این ابیات از تصنیف اوست

نظم

دولا از لب بلا کردی چه کردی
قدم چون لا ز لا کردی چه کردی

الا ای لاله رخ زان سرو بالا
قیامت ها بپا کردی چه کردی

مسی را زر نمودن از هنر نیست
زری را خاک کردن کیمیائی است

ز قید این و آن رستن رهائی است
ز خود بیگانه گشتن آشنائی است

چو نخل اندر زمستان باش عریان
لباس پارسائی خود نمائی است

بهمت می خورم سوگند یاران
طلب گر از خدا باشد گدائی است

در عهد راجهٔ مذکور قوم مسلمین که در عهود سابق اثری از انها درین ملک نبود با نهام

عدل واحسان از خطہ کشمیر آمدہ آباد شدند مُلّا بہادر و ملاحسین فرزندان
مُلّا محمود حسب الحکم پادشاہ دہلی در این سرزمین آمدہ در وسط شہر کشتوار بنای
مسجد نمود از حضور شہنشاہ خورشید کلاہ موازی یک صد وہشتاد خروار شالی
سال تمام و نقدی دوازدہ آنہ یومیہ می یافت۔ ضرب المثل است کہ شخصی فقیر پیشہ قوم
باٹھہ صفات جُود و احسان راجہ مطلع شدہ بدریوزہ آمد۔ راجہ لکھہ روپیہ باو
عطا کردہ مبین شد کہ مثل من کسی راجہ در پہار برأ العین دیدہ ھستی۔ باٹھہ
با صغای این سخن برصرۂ دینار شاشیدہ براجہہ مُحّوِب شد مثل من ہم کسی
دیدۂ کہ بر لکھ روپیہ می شاشد این بگفت وزر انداختہ رفت۔ می آرند کہ در دور ش
امساک باران بحدّ اتم شدہ پا برہنہ با دیدۂ تر بہ متدر نیلہ کنٹ جی آمدہ
بزبانِ بہاگا مناجات نمود۔ **نظم** سوکن لاگی ستم سوجہن ٭ مرگہہ سب
بن میں سوئی رہی روئی کی ٭ ہالی ہل یہائی حیران بہوئی ٭ گہنتیں مون کھِ
دسُون ٭ اب کب برسو گی کہوئی کی بنتی جہاجان جی بورن کی ہا ہاسنو پر بوسری نیلہ
کنٹ رہی سوئی کی ٭ پر جاکی پر دگہن ہار سبہا کی کردسنبال ٭ دیجئی جہاراج
مہربان ہوئی کی ٭ از ایجاب دعواتش بقدرت ایزدی نزول باران رحمت
شد اراضی خشک لب را تر و تازہ گردانید پس ازان در اندک زمانی راجہ را
رشتۂ حیات منقطع گشت از تخمۂ او **راجہ جی سنگہ** در باغ جہان بیخ وجود
پدید آورد و بحکومت نشست و کرت سنگہ فرزند خود بقاعدۂ ماضی در خدمت
حفظ اللہ خان نواب کشمیر راہی ساخت در عہدش شاہ آفرید الدین مرتاض از
شہر بغداد درین بلاد رسیدہ ست سہ پسر داشت یکی **شاہ اسرار الدین** چہاردہ
سالہ ازین جہان رفتہ در چوگان مدفن یافت دوم **اخیار الدین** در کشمیر
قضا کرد از انجا آوردہ نزد پدر مدفون ساختند۔ سوم **شاہ انوار الدین** بہ عمر

ساله رفته از ایشان نسل باقی نماند ہم درین عصر حافظ ابوالقاسم پسر حافظ
غیاث الدین از شهر آگره آمده بر وکالت راجه در بارگاه عالم گیر شاه مقرر بود پسرش
حافظ عنایت الله خلیفه شاه اخیار الدین شده از حضور عالم گیر شش لک
دام از پرگنهٔ ماگام جاگیر یافت گویند که نواب کشمیر کرت سنگه را بروز عید ۱۰۹۹ه
ہجری جبراً تابع شرع محمدی نمود به راجه سعادت یار خان ملقب گشت روزی مع
خیل تا شان خود به کشتوار آمد راجه جی سنگه بعبرت حسرت روی او ندیده چشم
از جهان پوشید نام برده درجه فرمان روائی یافت چون در کشتوار در اهالیان
وزیر خواجه فتح مسمیان وانی رام بدمار بنتا شان کلید راحمن وجود از آب حیات
سیراب بود از روئے تعصب مانند گل سرخ گشته سار و برگ وغا آماده کرده خواجه
ہارا بشهادت رسانیده خار حسرت در دل آن بد منشان گذاشتند راجه برنگ
غنچه خود را جمع کرده زر پاشی و رعیت پروری بخوش دلی دخوش حالی نمود در آن وقت
بیست و پنجم ماه رمضان شیخ نظام الملک که او را به زبان ہندی بهائی می خواندند
بهوب دیی ہمشیره راجه کرت سنگه بمیانجی گری با شہزاده محمد در تتاکح آورد بعد آن راجهٔ مذکور
برادر خود مسمّی میاں محمد بہمعنانی عورت منکوحه بدار السلطنت دہلی فرستاد سپهر یار بر مطاوعت
او الطاف شاهانه و اعطاف خسروانه مبذول داشته بنا بر بد معاش مواضعات ذیل از صوبهٔ کشمیر
بطور جاگیر بخش داد ہا یلشی ـ اگهرن ـ تینگن پوره ـ شستر گام ـ گوجر گام
کلی پوره ـ پهلگام ـ تاره زوده ـ موجب ادوار چرخ کج رفتار ایام عمر راجه
بزوال رسیده در پالیز مدفون شد از بوالعجب کوالف آنست که ماخوذان تب لرزه
بلمس خاک مقبره اش از عذاب الیم رهائی می یابند پسرش راجه ملوک سنگه
ملک یافته براجه سعادت مند خان لقب پذیر شد و از و چهار فرزند یادگار ماندند
یکی گمان سنگه دوم مهر سنگه سوم سجان سنگه چهارم دلیل سنگه

گمان سنگہ بی گمان فوت شد مہر سنگہ بر لبساط راجگی مہر رخسار تابان نمود همراه دو برادر دیگرش خصومت و نزاع بر خاست هر روز تیغ کین درمیان آورده جوہر جدال نمودمی ساختند آخر راجہ سجان سنگہ بجان آمده نزد راجہ جموں ملقب بہ رنجیت دیو رفت دلیل سنگہ را عقل خود دلیل چنبہ گردید دران عہد راجہ بسوہلی را بوضوح پیوست کہ در کشتواڑ فتنہ و فساد برپا شده است فوج کثیر گرفتہ بر کشتواڑ غلبہ آورد راجہ مہر سنگہ از نحوست نجوم تاب مقاومتش نیاورده ہزیمت غنیمت دانستہ رو بگریز نہاد از طرف دیگر راجہ چنبہ مسمیٰ بہ رای سنگہ از زبان دلیل سنگہ بر احوال کشتواڑ مطلع شده بود بعزم تسخیر آن معہ دوازده ہزار فوج بر خاستہ آمد چون راجہ بسوہلی ازین شور و شر خبر یافت تار غضب را تاؤ داده اکثر خانہ ہا باتش سوخت و مال و مواشش بغارت برد حتیٰ کہ بخواص سنگدلی سری نیلہ کنٹھ جی ہم ہمراه گرفتہ رجوع بملک خود نمود و رای سنگہ بی مزاحمت کشاکشی بہ ملک کشتواڑ دست یافت مدت شش ماه در صحرای چوگان متوقف بود تا کہ مہر سنگہ از کشمیر معہ جیش کثیر بہ مدد معلی القاب آمده قابض کشتواڑ شد۔

نقل است کہ در آن زمان از رؤسای کشمیر مکند رام پنڈت دربہ سبب رنجش درونی با نواب داشت درین دیار آمده محل اقامت ساخت حدیقہ کہ قرہ چشم مردم رالبصارت دہد بنا نمود یا روضہ رضوان یک ذره تفاوتش نداشت آن را ہنوز دره باغ می نامند یک باؤلی ہم سنگ لبست مرتب کرده اوست القصہ راجہ مہر سنگہ بہ مرض مالیخولیا مبتلا شده با بتلای آن قالب تہی ساخت راجہ سجان سنگہ از خلای کشتواڑ خبردار شده بحضور راجہ رنجیت دیو در آمدن ملک موروثی متعذر گردید موصوف الیہ لشکر نصرت اثر ہمعنان او کرده

بہ سمت کشتوار فرستاد راجہ بمجرد دخول دار الحکومت ولد خود مسمّیٰ راجہ عنایت اللہ سنگ بطور یرغمال پیش راجہ رنجیت دیو فرستادہ تارک حکمرانی برافراخت مہر ان مہر سنگہ کہ از مہر سجان سنگہ عاری بودند بحسب تقدیر یکی از آن ہا اسیر زنجیر قضا شدہ بارادہ سمسکار یعنی سوختن طرف شمشان در چوگان بردند سجان سنگہ قالب یافتہ برسر معاندان تاختہ در وسط چوگان با خاک تیرہ یکسان ساخت معلوم شد کہ نہایت عادل و بغایت با ذل و مسکین نواز و ظلم گداز بود مدت دہ سال حکومت کردہ بدورۂ ملک عدم سراج با کمال ابتہاج تشریف برد و در موضع کندی رسید و با ملک الموت مصافحہ نمود و بعد از ان کدام پرتھی سنگہ از قوم راجہ مرحوم مدت شش ماہ سررشتۂ اختیار قائم داشت روزی بطریق سیر و شکار طرف بندارہ کوت رخت برد عجب سنگہ پسر مہر سنگہ عقب او رفتہ از سر پل صدمۂ موت نمادادہ بدریا انداخت و خود حاکم بالاختیار شد راجہ رنجیت دیو از سنوح این سانحہ راجہ لال دیو معہ فوج بر کشتوار فرستاد از قبضۂ عجب سنگہ ملک گرفتہ بمدت دو سال انتظام امورات ملکی ساخت چون راجہ رنجیت دیو قریب المرگ رسید راجہ بہدرواہ و پسر راجہ کشتوار کہ ہر دو یرغمالی بودند پیش رو طلب بامرای خود فرمان داد کہ ہر دو را خلعت فاخرہ دادہ بملک خودہا مرخص نمائید عنایت اللہ سنگہ سخت دہن بود بر جان خویش نامہربان شدہ گستاخانہ زبان کشود و گفت کہ من نمک خوار سرکارم بعد وفات سرکار بملک خود خواہم رفت راجہ رنجیت دیو از این سخن رنجیدہ از افراط معاتبت در قلعۂ باہو محبوس ساخت و بعد وفات راجہ کوتوالان بقلعۂ سراج و کنٹھی رقعہ عنایت اللہ سنگہ را بعون ایزد مہربان شبانہ بدزدی از قلعۂ باہو کشیدہ خفیہ طور در سراج رسانیدند و قتیکہ این خبر شقاوت

آخر براجه لال دیو رسید فوج خود معهٔ ملکیان فراهم آورده بعزم گرفتاری راجهٔ مذکور روانه سراج کردند چون خواهش عوام در حکومت راجه لال دیو نبود سخن بمردمان کنٹهی پیوسته باتفاق هم دیگر هجوم آورده بر لال دیو چشم ها سُرخ کرده از ملک جلای وطن ساختند و عنایت الله سنگه بر حکومت نشایند مومی الیه بعهد خود صاحب فرهنگ و رای بود و در علم فارسی مهارت تمام داشت از اشعار او این است **نظم**

بهارِ زعفران اندر چمن به　　　نشاطِ عیش دان اندر وطن به

گویند دران ایام بیرونقی تمام بمردمان کشتوار از بی سرمائگی رسیده بود راجه عنایت الله سنگه در علاقهٔ پاڈر شتافته غضب و غارت مردم انجا نموده هر قدر که از اقسام مال و مواش بدست افتاد در صحرای چوکان جمع کرده برعای خود تقسیم کرده داد از انجا بر ملک بهدرواه تاخت کرده بهمین عنوان پرورش خلق الله نمود در عهدش نواب آزاد خان مسند نشین صوبهٔ کشمیر بود روزی به طریق سیاحت بصدد لیسر مقام باحتشام تمام قدم کشا گردید در انجا یاد کشتوارش آمده از ملکان شاه آباد استفسار نمود که در ملک کشتواڑ کدام کس حکمران است ملکان نام راجه عنایت الله سنگه بحضور انور حالی ساختند فرمود درین مدت چرا حاضر حضور نشده باید که او را در جناب مستطاب پیش سازند اگر در انصرام حکم نوعی تجاوز ورزد از آتشِ غضب آب تیغ مجلّی کرده خاک کشتوار را بر باد خواهم داد بمجرد استماع این سخن پر فتن رسول ملک وبها در ملک شاه آبادی که محب راجه بودند عنان گرای شده راجه عنایت الله سنگه از کیفیت کما هو واقف کردند راجه فی الفور چند کس از معتبران و معتقدان خود همزمام کرده دو اسپه بطرف کشمیر دویدند بدرگاه نواب

آزاد خان آداب بندگی بجا آورده بجواب آن خطابش فرمود که اگر شمار اخواهش ملک دارد از قبل خود وکیل هوشیار و پی پر کرده کارپیش ما بگذار و الا دست تصرف از ملک بردار پس مولوی حفیظ الله که از و کلای زمن سبق می برد متعهد اینکار شده بر وکالت مقرر ماند و نواب راجه کشتوار را خلعت و سرافرازی داده رخصت نمود رفته رفته وارد کشتوار شد روزی بر پیش طاق خود معه مصاحبان و نورالدین شاه پیرزاده مجاور آستانه بالا لبیش و عشرت نشسته عورت نورالدین از ایوان خانه خود که مقابل افتاده بود در آئینه چشمش جوهر نما گردید این رباعی بداهتاً بنورالدین گفت **نظم** راج محل سی صورت دیدم گنج گسل گر جاتی ہی ٭ چولی لائی رنگ برنگی پران ے کرجاتی ہی ٭ شیش ناگن موگہیب نہ بولی کالی ناگ ڈساتی تھی ٭ اگہون ماری تا گہون مارے پلکون تیر چلاتی تھی ٭ چشم ستمگر کہ بخون در کمین نشست ٭ تیغ کشیده بر سر مردان دین نشست ٭ بار وی آتشین چو گذشتی ببوستان ٭ گل را ز انفعال عرق بر جبین نشست ٭ نورالدین از نظر پرده درش زبانه کین شعله ور کرده با پسر عم راجه عنایت الله گلاب سنگه نام منصوبهٔ هلاکتش بر انگیخته مصلحتاً معاجین مبهی براجه می خورانیدند تا که قوای شهوانی بر جوش استیلا یافته شبا هنگام به بهانه سیر از دولت خانه کشیده بر سر تالاب سرکوت که پائین چوگان دست بر دند اندکی در انجا قرار گرفت نورالدین جای از اغیار خالی دیده ضرب شمشیر کاری بر نعش انداخت در حالت نزع این ابیات فرو خواند

نظم

ای دل سر دکار باکریم است مترس

لطفش چه خدائیش قدیم است مترس

از کرده و ناکرده و نیک و بد ما

بی سود و زیان است چه بیم است مترس

آنم که علم به پرگناهے شده ام

چوں خامه همیشه در سیاهی شده ام

عمری همه در عین تباهی شده ام

تا در خور رحمت الٰهی شده ام

مردمان از وفاتش نهایت پریشان حال شدند که کمند احسان در گردن آنها پیچیده بود بعد تغابن بسیار راجه را در مکان پاکیزه مدفون ساختند **گلاب سنگه** دست حکومت دراز کرد و **نورالدین** بعهدۂ وزارت ممتاز تا مدت چهل یوم حکومتش پایدار ماند بعد انقضائی مدت مزبور سرگروهان **کشتوار** جمعیت ساخته باهم طرح مشاورت انداخته **گلاب سنگه** و **نورالدین** که سرمایۂ فتنه وفساد و پیرایۂ بغض وعناد بودند بقتل رسانیده **راجه تیغ سنگه** پسر **عنایت الله سنگه** در آن ایام بسن صغیر بود بر مسند راجگی نشانیدند راجه موصوف تا چهل سال با حکمرانی مالوف بود ڈنگ ، سراج ، مرلوه ، **بانهال** شامل **کشتوار** در احاطۂ تصرّف او داشت دو کس وزیر صاحب تدبیر بودند یکی وزیر **لکهپت رای** از قوم پدیار دوم وزیر **خواجه گلابو نچه** مشهور است که در آوان راجگی **تیغ سنگه** هر تنی از ضرب افکار جگر خوار مصون و مامون بود و تمامی اقطار ملک در زیر جاگیر اهل دیار داشته خاص وعام را مرام دل حاصل می ساخت از حسنِ انتظامش مؤلف برخی تحریر میسازد آنکه این است ۔

آئینِ سپاہ

سپاہان بقدر ہشت صد را از ریاست غیر ملازم بودند طلب بہ تشریح ذیل می یافتند۔

طلب سپاہان فی نفر	طلب عہدہ داران
درماہ	درماہ فی نفر
عـ۵ کہہ	عـ۵ صرف کہہ

وقت مخاصمہ تمام رعایا فراخور نفری از کدامی خانہ یک کس از بعضی خانہ دو کس جمع می شدند و اسباب اسلحہ از خانہای خود می آراستند فقط۔

آئینِ اہلکاران

از قوم پڈیاران ہدیال والہ وزیر لکھپت رای بعہدۂ وزیری منتظم امورات مُلکی ومالی بود۔ طلب قرار ذیل می یافت۔

جاگیر	نقدی
موضع ڈول	زمین خانگی معاف

از قوم خواجہ ہا وزیر خواجہ کھوجہ سکنۂ شہر خاص فرزند وزیر گلاب بعہدۂ وزارت ابا عن جد نامور بود انتظام بود انتظام و فوج مفوضۂ او داشت۔ طلب بشرح ذیل۔

زمین معاملہ خانگی معاف	نقدی
	صما سال تمام
	جاگیرات
	للعہ

در ناک سینی ۶ قریه
وجھلا - چرجی

در سراج ۶ قریہ
تراماں کوہا - ملوانہ

چالت والہ

وزیر بلی رام شہر خاص
زمین خانگی معاف جاگیر

دہنا شان بعہدہ کوتوالی
زمین خانگی معاف جاگیر

عہ قریہ

موضع ہوونہ　مٹاگود　موضع پولر　رہل از پرگنہ
ازکونتوارہ　ازاودیل　ازناک سینی　اودیل
در سرتھل　در سراج　یک قریہ
تنکانا　نہورگمہ　دربھا کوتعلقہ سراج از قلمہ
خاص دوڑہ　یک گواری　دو خانہ

نقدی

ازچوپوترہ سال تمام
عے ر

میتہ امر وسکنہ شہر خاص قابض کل دفتر ملکی و جنگی بود رسوم از پرگنہ سراج فی خانہ زمیندار یک روپیہ خام مقرر داشت

از قوم پنڈتان

بخشی تندہ رام
بخشی فوج

بخشی چیتہ رام مراسلہ نویس

از قوم پنڈاریان

پرمیو شان برمودیخانہ مقرر بود طلب لشرح ذیل می یافت

زمین خانگی معاف	جاگیر	
	در فلر علاقہ	در تریگام پرگنہ خاص
	کونتوارہ	موضع کونجی
	یک خانہ	یک قریہ
	در پچھلی لہحہ	
	موضع پلاسی	
	یک قریہ	

از قوم پڈیار

رامو پڈیار، اوتم بڈیار سکنای موضع متا قرار ذیل مشرف الخدمات بودند۔

رامو بڈیار	اوتم بڈیار
مصاحب	کاردار

طلب لشرح ذیل می یافتند

معاملہ زمین خانگی معاف	جاگیر
	از ناک سینی
	۶ قریہ
	ڈمجی - چندیہ

از قوم مسلمانان

مولوی حفیظ اللہ نبیرۂ حافظ
عنایت اللہ بر وکالت کشمیر مقرر بود
طلب بشرح ذیل داشت
معاملہ زمین خانگی جاگیر
معاف ۷ قریہ

قاضی بہاء الدین در مصاحبان
طلب از رعایای قوم مسلمان سکنہ
سراج وقت نکاح خلانی فی خانہ
زمیندار یک روپیہ خام مقرر داشت
قریہ مگھریانہ در سراج جاگیر داشت

روتی در پرگنہ اڈوویل
در سراج ۶ قریہ
در کونتوارہ در بیل گورنے
قریہ انول در ناک سینی
در سرور راش گوار
پڈوت

قاضی عزیز اللہ در مصاحبان

طلب سال

نقدی سال تمام

مصہ خام

للعہ بابت پوساک

معہ

معاملہ نقدی حسبِ حیثیت فی خانہ زمیندار ابتدائی سہ روپیہ الی پنج روپیہ خام مقرر داشت رقومات الواب دسوار دارانہ ابتدائی ہشت آنہ الی یک روپیہ خام درجہ بدرجہ می گرفت حکایت می کنند کہ شاہ شجاع الملک در ایام حکمرانی او از لاہور گریختہ وارد کشتوار شُد مدت دو سال در اینجا قرار گرفت راجۂ مذکور گوناگوں خاطرداری و مہرورزی بجا آورد کدورتی کہ از لاہور دامن گیر حالش شدہ بود تمام فراموش کنانیدہ پادشاہ را از بسکہ موزونی طبع در صنعت شاعری داشت روزی ہر دو یعنی شاہ و راجہ معہ خدم و حشم بہ تنزہت گاہ چوگان برای سیر تشریف فرما بودند در احیانِ سیاحت با راجہ مشاعری پیش آورد چنانچہ درین سہ بیت سہ مصرع اول از شاہ سہ مصرع اخیر از تصنیف راجہ است۔

تیغ سنگہ	شاہ شجاع الملک
بادۂ خوش گوار را عشق است	لبِ میگون یار را عشق است
سنبل مشکبار را عشق است	ابر بدمست و تار در فسر یاد
جگرِ داغ دار را عشق است	آہ من جا گرفت در دل ماہ

مرتبۂ دوم راجہ برای سیر چوگان رفتہ شاہ بداہتاً مصرعی در تصنیف آورد۔ بر سرو ماہ تابان دیدم ندیدہ بودم جواب راجہ شمشاد در اخرامان دیدم ندیدہ بودم۔

نیز از اشعار شجاع الملک است۔

گفتم تو گُل و حور و پری گفت کہ ہر سہ
گفتم صنم و ماہ و خوری گفت کہ ہر سہ

گفتم کہ چہ دل را بہ نِگاہی بر بُودی
دزدی دغلی سحرگری گفت کہ ہر سہ

گفتم کہ چنین قامتِ رعنا کہ تو داری
سروی الفی نخل تری گفت کہ ہر سہ

گفتم کہ بآن نطق ولب ولعل شکر ریز
قندی عسلی یا شکری گفت کہ ہر سہ

گفتم بد وگیسوی پریشان سیاہت
دامی رسنی مشک تری گفت کہ ہر سہ

گفتم زِ شجاع آنکہ ربودی دل ودانش
حوری ملکی یا بشری گفت کہ ہر سہ

واز طبع زاد راجہ تیغ سنگہ این است۔

بدست ناز بکشاید نقاب از رُخ چو ماہ من
دلم چو غنچہ واگردد صبا باشد گواہ من

الحاصل مدّت استقرار شاہ شجاع در کشتوار بہ میعاد دو سال بود تعہد کارش بطور وزیر خواجہ بھوبچہ پسر وزیر کلّالو ماندہ درآن وقت سرداران معسکر عظیم خان صوبہ دار کشمیر عرض داشت بدین مضمون بطرف شاہ شجاع الملک نوشتند کہ درین عصر خان موصوف ماخوذ آزار جسمانی است اگر سر کار را اقتضای کشمیر داشتہ باشد باکمال جاہ وحشم تشریف شریف ارزانی دارند

شاہ ممدوح در ایام تابستان سعی کار در تراخی گذاشت بر ابتدای شتا کہ عبارت از دیاہ یعنی پوہ است راجہ تیغ سنگ معہ ہشت ہزار نفر لشکر جرار و خونخوار عازم کشمیر جنت نظیر گردید از کتل عبور کردہ شب در کورت کرہ بہا در متوقف شد بر بحسب تقدیر غیم بر آسمان رودادہ برف کثیر بارید مصلحت پیش رفتن ندانستہ مراجعت بصوب **کشتوار** نمودند ایام زمستان در دیار خود باختتام رسانیدہ در زمان تابستان از منہج چکار بطرف لدیانہ عنان گرای شدہ در پناہ اہالیان فرنگ روز گذرانی می ساخت گویند بمدت چہل سال راجہ تیغ سنگہ شمشیر حکمرانی تیز داشتہ آخر الامر تیر بختش از چرخ صعود رو بحضیض آورد حکیم جمیل شاہ معجونات و مسکرات مبہیہ در استعمال خوردنش می داد در اندک زمان انتظام حکومتش از روی نارسای متغیر شد یکبار از مصاحبان خود بدظن گردید حتی کہ با فراط جنون از دور باشان خود یکی را حکم داد ہر گاہے کہ وزیر لکھپت رای در دربار حضور مابدولت پای نہد فوراً بضرب صمصام اعدام سازند آن تبہ کار بد شعار در کمین نشستہ انتظار وقت می کرد تا کہ بر موقع اصلی اقتدای امر راجہ نمودہ تیغ تیز از میان بر کشید و در دمی سہ کرت بر بازوی آن نیک خو ضربہای ناروا زد از روی مشیت ایزدی ہر تیغ کارگر نشد و جان بہ سلامت برد راجہ از بی حوصلگی سپاہی در غضب آمدہ فی الحال بزیر تیغ آورد و فرمان داد کہ وزیر مضروب را برای معالجہ بخانہ خود ببرید پس از مدتی وزیر مجروح بمداوای بسیار التیام زخمہا یافتہ معہ قبایلان طرف پرگنہ بنجوال راہی شد چندی در انجا گذرانیدہ بحد بہدرواہ کوچید از راجہ چنبہ موضع سرور باغ بطریق استمرار عطا یافت و از انجا قطع منازل کردہ در حضور پر نور سرکار ذوی الاقتدار مہر تابان معدلت ❊ بحر بیکران مکرمت ❊ افسر تارک جہان پناہی ❊ جوہر پیلارک دشمن کاہی ❊ گل و گلزار دانش و فرہنگ ❊ سری مہاراجہ **گلاب سنگہ**

بشرف کار وزارت مشرف آمد چون اخبار اطوار راجه تیغ سنگه بمسامع سرکار
دررسید از پیش گاه شهنشاه گردون خنک مهاراجه رنجیت سنگه ارشاد
فرمان روای وتسخیر ملک کشتوار درخواست شاه خورشید کلاه مجیبش شده فرمان داد
که راجه تیغ سنگه را از دیار کشتوار بیدخل ساخته شامل ممالک محروسه
خود نمایند سرکار بختیار معه قشون ظفر مشحون از انجا جنبیده بمقام ڈوڈه علم افراز
گردید تیغ سنگه باستماع این واقعهٔ جان کاه مانند تیغ خم گشته سر تفکر بزانوی
تحیر نهاد دمی چند با مدبران خرد پیوند از تخیل محاربه آهن سردمی کوفت آخر کار
مصلحتی دیگر بهتر ازین ندید که خود را بخدمت مهاراج زرین تاج می رساند بهمین عزم
از کشتوار اسپ رهوار مطلق العنان کرده بهره یاب ملازمت قدوم میمنت
لزوم گشت اوضاع استعذار وانواع انکسار پدیدار ساخت سرکار نصف
وتار بایں مضمون

چو دشمن بعجز اندر آید ز در — نباید که پر خاش جوی دگر

از ممر انصاف تیغ مصاف درمیان نیاورده پایهٔ سیم رکابیش دادند و در کشتوار
از قبل خود میاں چین سنگه را بر عالی بامور فرموده بدار الخلافه جموں باجنت
همایون عنان تاب شد دراں ایام مزار عان ڈینگهه بٹهل تعلقهٔ سراج بر کار داران کشتی
کرده بغی نمودند بعد آں وزیر زور آور سنگه کلوریه برای تادیب آن بدکیشان
از سرکار والا مامور شده نامبرد تنبیهه متمردان بواقعی نمود سرکار والا از تفهیم حسن
انتظامش خوش وقت شده تعلقهٔ سراج واوڈیل به طور کارداری سپرداو ساختند
دراں عصر چین سنگه وغیره تبدیل یافته مینه بستی رام بعهدهٔ کار پردازی نامزد
بود دست تظلم بر رعایا بهر گونه دراز نمود حتی که غربائے وقت از جورش بجان آمده
پیش وزیر کلوریه مستغیث شدند وزیر یاند بیر بنام مینه بستی رام درباب عدم

تکلیف عام رقعۂ نصیحت آمیز نگاشته آن تیره درون از عادات خود نوعی تجاوز نساخت بعد اختتام چند ماه وزیر موصوف بجمون رفته از جور ستمش کیفیت بعرض رسانید از حضور پرنور سرکار والا کشتوار ہم تحت او شده درین روز ہا مختہ ملک سکنۂ مرلوه در سرینگر رفته نزد بمان سنگه صوبه دار کشمیر ارشاد تصادت مرلوه بطور ٹہیکہ محصل ساخته بود غربایان وقت را بسیار ظلم و تعدی می رسانید باز مسمیان برخوردار ملک ، دایم ملک ، ظفر لون از ظلم او گریخته آمده بذریعه اوتم پڈیار سکنۂ متا کاردار و چہہنه و بلپار نزد وزیر کلوری مشرف الخدمت شده درخواست تسخیر تبت نمودند معز الیه جواب داد که راه تبت از طرف مرلوه است بغیر تصرف آن سرزمین راهِ انجا یافته نمی شود بعدہ بهمین اراده از کشتوار به جمون آمده حقیقتِ حال بحضور سرکار حالی ساخت سرکار ذوی الاقتدار به ترغیب وزیر مسبوق الذکر از پیش گاه سری راجه رنجبیت سنگه اجارۂ مالیه مرلوه نموده تفویض او کرد وزیر موصوف تصادت انجا ذمه اوتم پڈیار گذاشته و خود چندی معه ملکان دیگر روانه لداخ شده باقبال سرکار تسخیر ملک نمود پس از معاودت انجا در راه احمد شاه راجۂ اسکردو که از پدر رنجیده خاطر بود ملاقیش شده التجای تسخیر اسکردو ساخت وزیر متعهد گردید که من کرت ثانی از سرکار اجازت گرفته پیمان شما بانجام می رسانم باز روا روی از راه جبکر آمده آن ملک را در حیطۂ تصرف آورده وار یاڈر شده آن سواد ہم بزور بازو از راجۂ چنبه گرفته به کشتوار آمد چون در کشتوار از قوانین راجگان ماضی درباب بند و بست مالیه ، ہیچ آئینی منوط و مربوط نداشت بمعائنه آن در سرکار والا رپوٹ نمود از جناب مستطاب فرمان پیمائش زمین صادر شده مطابق آن وزیر خرد در پیمائش زمین کنانیده فی گماو ابتدائی ہشت آنه الیٰ یک روپیه ڈبل به تشریح اقسام اراضی

مقرر ساخت ودادرسی رعایا نمود بعد ختم سال معہ معاملۂ وصول شدہ بہ ملازمت سرکار در رسید از حسن خدماتش مہاراجہ عالی تبار بسیار خرسند شدہ تذکرۂ نیک شعاری او بحضور سری مہاراجہ رنجیت سنگہ کردہ متوقع انعام واکرام گردانید از قدردانی شہریار گردون وقار کرت دوم مختہ ملک سکنۂ مرلوہ کہ در سفارت اول مفرور شدہ بود براہ مرلوہ طرف تبت شتافتہ فتح اسکردو ساختہ بجموں آمد ازانجا کہ مردانگی و دلاوری بحد اتم داشت خیال ملکگیری از سرش دور نمی شد باز درخواست فوج از سرکار نجتیار نمودہ معہ لشکریان در بہدرواہ تاخت آوردہ آن سرزمین را در حیز تصرف درآورد وازانجا در کشتوار مراجعت کردہ اہالیان بہدرواہ وکشتوار ہم عنان ساختہ از ملک لداخ براہ چامتھان رفتہ در بہوٹ نگر واقعہ لاس بعزم تفتیح آن دیار در ماہ ساون وارد شد آنانکہ در جنگ لاس بکار آمد واپس بخانہ ہای خود رسیدند آنہارا بر سود وجاگیر از سرکار عطا شدہ تادم حال سود آن می خورند قضارا در لاس برحرف بحدی باریدہ فوج وزیر کلوری در زیر برف غرق شد و مردمان لاسہ فرصت غنیمت شمردہ بیکبار حملہ آوردہ بعضی ہارا اسیر کردند وبعضی بقتل رسایند وزیر زور آور سنگہ ہم درہما انجا بزیر تیغ آمد پس ازان سرکار کوہ وقار کارداران دیگر جابجا مامور فرمود۔ فقط

تمام شد

(مطبوعہ عکوکا نور ہر پریس دہلی)